اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

بارہویں اسمبلی / اکیسواں اجلاس (پہلی نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ بروز بُدھ مورخہ 5/اگست 2026ء بمطابق ۲۱ صفر المظفر ۱۴۴۸ھ۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	چیئرپرسنز کا پینل۔	04
3	دُعائے مغفرت۔	05
4	رخصت کی درخواستیں۔	05
5	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔	06
6	مشترکہ مذمتی قرارداد۔	08

جلد 21 ☆☆☆ شمارہ 1

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر۔۔۔۔کیپٹن (ر) جناب عبدالخالق خان اچکزئی

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میڈم غزالہ گولہ بیگم

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔۔جناب عبدالرحمٰن

چیف رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب خالد احمد قمبرانی

☆☆☆

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

بروز بدھ مورخہ 5/اگست 2026ء بمطابق ۲۱ صفر المظفر ۱۴۴۸ھ۔

بوقت سہ پہر 3:45 منٹ پر زیر صدارت کیپٹن (ر) عبدالخالق خان اچکزئی اسپیکر،

بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ **از** حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیۡنَ ۝۱۵۳ وَلَا تَقُوۡلُوۡا لِمَنۡ
یُّقۡتَلُ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ اَمۡوَاتٌ ؕ بَلۡ اَحۡیَآءٌ وَّلٰکِنۡ لَّا تَشۡعُرُوۡنَ ۝۱۵۴ وَلَنَبۡلُوَنَّکُمۡ بِشَیۡءٍ مِّنَ
الۡخَوۡفِ وَالۡجُوۡعِ وَنَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَنۡفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیۡنَ ۝۱۵۵ ۙ
الَّذِیۡنَ اِذَاۤ اَصَابَتۡهُمۡ مُّصِیۡبَةٌ ۙ قَالُوۡۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡهِ رٰجِعُوۡنَ ۝۱۵۶ ؕ اُولٰٓئِکَ عَلَیۡهِمۡ
صَلَوٰتٌ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَ رَحۡمَةٌ ۟ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الۡمُهۡتَدُوۡنَ ۝۱۵۷

﴿پارہ نمبر ۲ سُوۡرَةُ البقرہ آیات نمبر ۱۵۳ تا ۱۵۷﴾

ترجمہ: اے مسلمانو! مدد لو صبر اور نماز سے بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور نہ کہو اُن کو جو مارے گئے خدا کی راہ میں کہ مُردے ہیں بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم کو خبر نہیں۔ اور البتہ ہم آزمائیں گے تم کو تھوڑی سی ڈر سے اور بھوک سے اور نقصان سے مالوں کے اور جانوں کے اور میوؤں کے۔ اور خوش خبری دے اُن صبر کرنے والوں کو کہ جب پہنچے اُن کو کچھ مصیبت تو کہیں ہم تو اللہ ہی کا مال ہیں اور ہم اُسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں پر عنائتیں ہیں اپنے رب کی اور مہربانی اور وہی ہے سیدھی راہ پر۔ صدق اللہ العظیم۔

☆☆☆

جناب اسپیکر: جَزَاکَ اللّٰہ ۔ اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَّ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ۔بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ۔ اِنَّ اللّٰہَ رَبِّی وَرَبُّکُمْ فَا عْبُدُوْہُ ھٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِیْم .صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم.

حاجی نور محمد دمڑ (وزیر محکمہ خوراک): جناب اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر: جی نور محمد دمڑ صاحب! one by one سب کو موقع ملے گا انشاءاللہ۔ایک منٹ مَیں پہلے پینل کو Announce کردوں۔پھر آپکو موقع دیں گے۔میں قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 13 کے تحت رواں اجلاس کے لیے ذیل اراکین اسمبلی کو **پینل آف چیئرپرسنز** کے لیے نامزد کرتا ہوں:۔

۱۔ مولوی نوراللہ صاحب۔ ۲۔ جناب اشوک کمار صاحب۔

۳۔ محترمہ کلثوم نیاز صاحبہ۔ ۴۔ میر اسداللہ بلوچ صاحب۔

جناب اسپیکر: جی نور محمد دمڑ صاحب! آپ بولیں۔

وزیر محکمہ خوراک: جناب اسپیکر! درخواست ہے کہ شہداء زیارت پولیس کے مانگی میں جتنے بندے ہمارے شہید ہو گئے دہشتگردوں کے ہاتھوں ۔اور ساتھ کھڈ کوچہ میں ہماری فورسز کے جو جوان شہید ہو گئے ایف سی کے اور آرمی کے۔اور اسی طرح ہمارے ایک ڈی ایس پی بگٹی صاحب اور آج تک جتنے بھی ہماری فورسز کے جوان جو دہشت گردوں کے ہاتھوں شہید ہو گئے یا سویلین جتنے بھی شہید کیے گئے ان کے لیے دُعا مغفرت کی جائے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے جی زمرک خان صاحب۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: شکریہ جناب اسپیکر صاحب! پہلے تو میں عرض کروں گا کہ زیارت کے شہدا ہیں ہنہ اوڑک کے شہداء ہیں جج عبدالحکیم جو شہید ہوئے ہیں اور قلعہ عبداللہ میں خصوصاً پورے صوبے میں جتنے بھی جوبگٹی صاحب ہیں جتنے بھی لوگ شہید ہوئے ہیں اُن کے درجات کے لیے دُعا کی اپیل کرتا ہوں۔اور ساتھ اسپیکر صاحب! میں نے کل ایک مذمتی قرارداد جمع کی تھی خصوصاً صوبے میں حالات کو دیکھتے ہوئے جو ہمارا صوبہ دہشت گردی کی لپیٹ میں ہے حقیقت میں میں آپ کو بتادوں کہ آنے والے وقتوں میں بھی حالات بہت خراب ہونگے ہم نے مل کر اس پر سوچنا ہے کہ ہم نے ان حالات کو کس طرح کنٹرول کرنا ہے اس لیے میں نے یہ قرارداد پیش کی یہ ٹھیک ہے کہ آج جو کشمیر کے حوالے سے even one point agenda ہے بہت important ہے۔لیکن اس کے لیے بلوچستان میں جو حالات ہیں اس کو دیکھتے ہوئے ہم نے مل کر صوبائی اسمبلی کو اس پر بات کرنی چاہیے۔امن وامان کو دیکھنا چاہیے روز بروز لاشیں گرتی ہیں ہماری فورسز کی بھی ہمارے عوام کی بھی اس حوالے سے میں نے یہ قرارداد پیش کی کہ زیارت میں جو ہوا ہنہ لیک میں ہوا کل پھر ہنہ اوڑک میں ایک جوان کو شہید کیا گیا۔پرسوں، ترسوں قلعہ عبداللہ میں دو، تین لوگ شہید ہوئے ہیں۔

ہماری شاہراہوں پر مختلف شاہراہوں پر گاڑیاں جلائی جاتی ہیں لوگوں کو اٹھایا جاتا ہے قتل کیا جاتا ہے شہداء ہم نے اتنے زیادہ اٹھائے ہیں کہ اس کے حوالے سے وہ قرارداد آج ایجنڈے میں آیا ہی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔ میں آپ کو clear کر دیتا ہوں جیسے آپ نے خود کہا کہ آج چونکہ one point agenda ہے اور ساتھ ہی ساتھ کچھ ناگزیر وجوہات کی بنا ہم آپ کی قرارداد کو آج کے سیشن میں شامل نہیں کر سکے انشاءاللہ آنے والے سیشن میں آپ کی قرارداد ایجنڈا میں ہوگا۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: شکریہ جناب۔

جناب اسپیکر: جی رحمت صالح صاحب۔

میر رحمت صالح بلوچ: جناب اسپیکر صاحب! اسی تسلسل کو جاری رکھتے ہوئے ہمارے ایم پی اے خیر جان بلوچ صاحب کے پھوپھی زاد حاجی عبدالغفور رند کے گھر پر دہشت گردوں نے حملہ کر کے اس کے جوان سال بیٹے محمد ود کو شہید کیا۔ اس کے لیے بھی فاتحہ خوانی، تربت کلاتک میں مزدوروں پر حملہ ہوا۔ اُن کی شہادت پر اور خاص طور پر جو سورینج میں کوئلہ کان میں دھماکہ ہوا تھا انکے لئے بھی فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب اسپیکر: جی ہاں بالکل thank you جی زابد علی ریکی صاحب۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! اسماء جتک خضدار کی ہے۔ 2024ء میں اُسے اغوا کیا تھا پھر چھوڑ دیا تھا اُس کے بعد اُس کے منگیتر کو بھی شہید کیا ابھی دو، تین دن پہلے شاید سوشل میڈیا میں چلا۔ اسماء جتک نے قرآن اُٹھا کر کہا کہ خدا کیلئے مجھے انصاف ملے۔ انصاف یہ ہوا کہ اُس کے بعد اُس کے والد کو شہید کیا۔ ہوم منسٹر ضیاء صاحب بیٹھے ہیں مہربانی کریں انکوائری ٹیم تشکیل دیں۔

جناب اسپیکر: ok۔ فاتحہ کر لیتے ہیں اُس کے بعد discuss کرتے ہیں۔ مولوی صاحب! فاتحہ کریں۔

(دُعائے مغفرت کی گئی)

جناب اسپیکر: رخصت کی درخواستیں۔

سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی): میر اسداللہ بلوچ صاحب، جناب عبدالمجید بادینی صاحب، جناب اشوک کمار صاحب، جناب سنجے کمار صاحب اور محترمہ ہادیہ نواز صاحبہ نے آج کی نشست سے درخواست منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟

جناب اسپیکر: رخصت کی درخواستیں منظور ہوئیں۔

جناب اسپیکر: **سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔**

آئین کے آرٹیکل (A)(2)128 کے تحت ذیل آئینی قرارداد کا پیش کیا جانا۔

وزیر برائے محکمہ داخلہ آئین کے آرٹیکل (a)(2)128 کے تحت ذیل آئینی قرارداد پیش کریں،

میر ضیاء اللہ لانگو (وزیر محکمہ داخلہ): بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم ۔مَیں وزیر برائے محکمہ داخلہ آئین کے آرٹیکل (a)(2)128 کے تحت ذیل آئینی قرارداد پیش کرتا ہوں۔

ہر گاہ کہ آئین کے آرٹیکل 128 کی شق (1) کے تحت گورنر بلوچستان نے بلوچستان سیف سٹیز اتھارٹی آرڈیننس 2026ء (آرڈیننس نمبر 2، 2026ء) نافذ کیا تھا۔ مذکورہ آرڈیننس کو بعدازاں بلوچستان صوبائی اسمبلی نے ایک آئینی قرارداد کے ذریعے مزید (90) دنوں کے لئے توسیع دی تھی۔ مذکورہ آرڈیننس کی توسیع شدہ مدت مورخہ 8 اگست 2026ء کو ختم ہو رہی ہے۔

چونکہ مذکورہ آرڈیننس کو مزید بہتر کرنے کے بعد بل کی صورت میں لانا مقصود ہے۔ لہذا مذکورہ آرڈیننس کو آئین کے آرٹیکل (a)(2)128 کے تحت Disapprove کیا جائے۔ تاکہ مزید اسے بہتر کر کے بل کی صورت میں پیش کیا جا سکے۔

جناب اسپیکر: آئین کے آرٹیکل (a)(2)128 کے تحت ذیل آئینی قرارداد پیش ہوئی۔ آیا آئین کے آرٹیکل (a)(2)128 کے تحت پیش کردہ آئینی قرارداد منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: آئین کے آرٹیکل (a)(2)128 کے تحت پیش کردہ آئینی قرارداد منظور کی جاتی ہے۔

جناب اسپیکر: **بلوچستان سیف سٹیز اتھارٹی کا سودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 16 مصدرہ 2026 کا پیش کیا جانا۔**

وزیر برائے محکمہ داخلہ بلوچستان سیف سٹیز اتھارٹی کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 16 مصدرہ 2026ء پیش کریں۔

وزیر محکمہ داخلہ: مَیں وزیر برائے محکمہ داخلہ بلوچستان سیف سٹیز اتھارٹی کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 16 مصدرہ 2026ء) ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: بلوچستان سیف سٹیز اتھارٹی کا مسودہ قانون مصدرہ 2026 (مسودہ قانون نمبر 16 مصدرہ 2026 پیش ہوا۔

وزیر برائے محکمہ داخلہ بلوچستان سیف سٹیز اتھارٹی کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 16 مصدرہ 2026ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر محکمہ داخلہ: مَیں وزیر برائے محکمہ داخلہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان سیف سٹیز اتھارٹی کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 16 مصدرہ 2026ء) کو پیش کرنے کی بابت قاعدہ 84اور (2)85 کے تقاضوں سے Exempt قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔لہذا بلوچستان سیف سٹیز کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 16 مصدرہ 2026ء) کو قاعدہ 84اور (2)85 کے تقاضوں سے Exempt قرار دیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: وزیر برائے محکمہ داخلہ بلوچستان سیف سٹیز اتھارٹی کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 16 مصدرہ 2026ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر محکمہ داخلہ: مَیں وزیر برائے محکمہ داخلہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان سیف سٹیز اتھارٹی کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 16 مصدرہ 2026ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔آیا بلوچستان سیف سٹیز کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 16 مصدرہ 2026ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی ۔لہذا بلوچستان سیف سٹیز کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 16 مصدرہ 2026ء) کو فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: وزیر برائے محکمہ داخلہ بلوچستان سیف سٹیز اتھارٹی کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 16 مصدرہ 2026ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر محکمہ داخلہ: مَیں وزیر برائے محکمہ داخلہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان سیف سٹیز اتھارٹی کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 16 مصدرہ 2026ء) کو منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔آیا بلوچستان سیف سٹیز کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 16 مصدرہ 2026ء) کو منظور کیا جائے ۔تحریک منظور ہوئی ۔لہذا بلوچستان سیف سٹیز کا مسودہ قانون مصدرہ 2026 (مسودہ قانون نمبر 16 مصدرہ 2026ء) کو منظور کیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: مشترکہ مذمتی قرارداد کا پیش کیا جانا۔

جناب اسپیکر: میر سرفراز احمد بگٹی وزیر اعلیٰ بلوچستان، میر محمد صادق عمرانی، میر ظہور احمد بلیدی، میر شعیب نوشیروانی، جناب فیصل خان جمالی، میر ضیاء اللہ لانگو، جناب علی مدد جتک صوبائی وزراء اور جناب برکت علی رند اور حاجی ولی محمد نورزئی پارلیمانی سیکرٹریز میں سے کوئی ایک محرک اپنی مشترکہ مذمتی قرارداد پیش کریں۔

میر سرفراز احمد بگٹی (قائد ایوان): شکریہ جناب اسپیکر! میں سرفراز احمد بگٹی قائد ایوان مذمتی تحریک پیش کر رہا ہوں ہرگاہ کہ یہ ایوان 5 اگست 2019 کو بھارت کی جانب سے بھارتی آئین کے آرٹیکل 370 اور (A)35 کو یک طرفہ طور پر منسوخ کرنے کے غیر آئینی و غیر قانونی اقدام کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ یہ ایوان قرار دیتا ہے کہ آرٹیکل 370 مقبوضہ جموں و کشمیر کو اپنا آئین اپنا جھنڈا اور اندرونی خود مختاری دیتا ہے جبکہ آرٹیکل (A)35 ریاست کے مستقل باشندوں کو سرکاری نوکریاں، جائیداد اور سکونت کے خصوصی حقوق دیتا ہے ان دونوں کو ختم کر کے بھارت نے مقبوضہ جموں و کشمیر کے عوام سے انکی شناخت اور حقوق چھین لئے ہیں یہ ایوان سمجھتا ہے کہ اس قدام کے نتیجے میں مقبوضہ جموں و کشمیر کی متنازعہ حیثیت کو یک طرفہ طور پر تبدیل کر کے یو این کی قراردادوں کی خلاف ورزی کی گئی اور غیر کشمیریوں کو زمینیں خریدنے اور سرکاری نوکریاں حاصل کرنے کی اجازت دیکر آبادیاتی تبدیلی کی سازش کی جارہی ہے مقبوضہ جموں و کشمیر میں ریاستی دہشت گردی محاصرے، گرفتاریوں اور میڈیا پر پابندیوں میں خطرناک حد تک اضافہ ہوا ہے یہ سب مقبوضہ جموں و کشمیر کے عوام کی اُمنگوں اور انکے حق خود ارادیت پر شب وخون مارنے کے مترادف ہے یہ ایوان مقبوضہ جموں و کشمیر کے عوام کے ساتھ مکمل یک جہتی کا اظہار کرتے ہوئے پاکستان کے اصولی سیاسی سفارتی، اخلاقی اور قانونی حمایت کا اعادہ کرتا ہے اور اس بات کا عزم کرتا ہے کہ پاکستان اور پاکستانی قوم مقبوضہ جموں و کشمیر کے مظلوم عوام کو تنہا نہیں چھوڑے گی یہ ایوان 5 اگست کو یوم استحصال کے طور پر منانے کی توثیق کرتے ہوئے اعادہ کرتا ہے کہ دنیا کو بھارتی مظالم سے آگاہ کرنے اور کشمیری کاز کو بہتر طور پر اجاگر کرنے کے لئے ملک بھر میں ہر سال اس دن مختلف تقریبات منعقد کرانے کو یقینی بنائیں گے۔

لہذا یہ ایوان مقبوضہ جموں و کشمیر کے عوام کی جدوجہد ہمت اور لازوال قربانیوں کو زبردست خراج تحسین اور مکمل یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے صوبائی حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ فوری طور پر وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ مسئلہ کشمیر کو ناں صرف اقوام متحدہ او آئی سی اور دیگر بین الاقوامی فورمز پر جارحانہ سفارت کاری کے ذریعے اجاگر کرے۔ بلکہ مقبوضہ جموں و کشمیر کے عوام کی قانونی اور سفارتی معاونت کے لئے ایک جامع قومی لائحہ عمل بھی تشکیل دیا جائے۔ آخر میں یہ ایوان بارگاہ الٰہی میں دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مقبوضہ جموں و کشمیر کے بھائیوں کو جلد ظلم سے

نجات عطا فرمائے۔آمین۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب اسپیکر: مشترکہ مذمتی قرارداد پیش ہوئی کیا محرکین اپنی قرارداد کی admissibility کی وضاحت فرمائیں گے؟ اوراس کے علاوہ جوارا کین اسمبلی مذمتی قرارد پر بحث میں حصہ لانا چاہتے ہیں وہ اپنے نام سیکرٹری اسمبلی کو بھجوائیں۔

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات): شکریہ جناب اسپیکر! میں اپنی تقریر کا آغاز ایک شعر سے کرتا ہوں:۔

تو وہ کشمیر ہے محکوم ومجبور، دو، چار ستم۔ ہے تیری فضاؤں میں ابھی تک غموں پر ہم۔
اُٹھی ہے وہ آگ مٹ جائے ایک دن۔ ایک روز درخشاں منور ہوکر رہے گا۔

جناب اسپیکر! کشمیر متنازعہ territory ہے اور متنازعہ territory رہے گا جب تک کشمیری عوام کی اُمنگوں کے مطابق یواین کی قرارداد کے مطابق رائے شماری نہیں ہوگی جناب اسپیکر! جب کشمیر کے راجہ نے عوامی اُمنگوں اور عوامی خواہشات کے برعکس انڈیا کے ساتھ ملنے کا فیصلہ کیا اور کشمیری عوام چونکہ انکا پاکستان کے ساتھ مذہبی، علاقائی، سیاسی اور Culturally روابط تھے۔تو انہوں نے پاکستان کے ساتھ ملنے کا عندیا دیا۔اور وہی بھارت جو آج کشمیر پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑ رہا ہے وہی 1948ء کو Security Council میں جاکر Resolution No 38 پیش کیا پھر اسکے بعد Security Council میں Resolution No 47 منظور ہوئی 1949ء میں UNCIP میں Resolution 122 منظور ہوا۔اور کئی متعدد قراردادیں منظور ہوئیں۔جس پر اقوام متحدہ نے یہ کہا کہ یہ ایک متنازعہ territory ہے اور اسکا فیصلہ کشمیر کے عوام کریں گے۔لیکن بھارت نے اقوام متحدہ کی قراردادوں کو روند ڈالا اور اسی قرارداد کے مطابق آرٹیکل 370 اور آرٹیکل (A)35 جس میں یہ کہا گیا تھا کہ کشمیر کو ایک special status دیا جائے گا اور کشمیر کی جو Indigenous population ہے۔اُس پر بھارت دوسروں کو لاکر نہیں بسائے گا اور وہاں کی demography کو ملحوظ خاطر رکھ کر کوئی ایسا قدم نہیں اٹھائے گا کہ کل اگر اقوم متحدہ کی قرارداد یواین کی سربراہی میں وہاں implement ہوئی تو ایسا نہ ہو کہ بھارت کوئی دھاندلی کا مرتکب ہو۔لیکن اس نے کشمیر کے عوام کی خواہشوں کے برعکس اس نے یواین کی قراردوں کے برعکس 5اگست 2019ء کو ایک آرڈیننس کے ذریعے ان قراردادوں پر دوبارہ کام شروع کیا اور کشمیر کو اپنا regular territory قرار دیا جس میں بھارت کے تمام قانون وہاں پر لاگو ہوں گے اس کو کشمیری عوام نے مسترد کیا اسکے بعد وہاں کرفیو لگایا گیا 19 ہزار کے قریب لوگوں کو پابند سلاسل

کیا گیا انٹرنیٹ بند کیا گیا۔لوگوں کے تمام آئینی اور قانونی اور شہری حقوق سلب کیے گئے۔اور اس پر ناں صرف کشمیری عوام اُٹھ کھڑے ہوئے بلکہ پاکستانی قوم انکے ساتھ کھڑی ہوگئی۔اور ان کو اخلاقی اور سفارتی support کیا اور ابھی بھی ہم 5 اگست کو یوم استحصال کے طور پر مناتے ہیں اور یہ ہم لوگ استحصال نہ صرف بھارت میں اور کشمیر میں منایا جارہا ہے بلکہ پوری دنیا نے اس کی مذمت کی۔ یہاں تک کہ یواین کے جو ہائی کمشنر ہے human rights کے مچھیل۔ انہوں نے مذمت کی۔یوایس۔یوکے human rights کے جو عہدیداران ہیں amnesty international the genocide تمام متعلقہ اداروں نے اس پر اپنے تحفظات کا اظہار کیا کہ بھارت کشمیر میں کیا کررہا ہے کس طرح وہ انسانی حقوق کو پامال کررہا ہے کس طرح وہاں ظلم وستم کے پہاڑ توڑ رہا ہے۔جناب اسپیکر! آج کا دن بلوچستان کے عوام کی جو یہ اسمبلی ہے بلوچستان کے عوام کی جانب سے اپنے کشمیری بھائی، بہنوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتا ہے اور اس بات کا اعادہ کرتا ہے کہ جب تک کشمیر میں ظلم وستم کے پہاڑ بھارت توڑ رہا ہے ان کو ختم نہیں کیا جائے گا۔دوبارہ کشمیر کی وہی صورت حال جو 5 اگست 2019ء کو اسی پر دوبارہ برقرار نہیں کریگا ہم اسکی support جاری رکھیں گے اور اس وقت بلوچستان کے عوام پاکستان کے عوام اپنے کشمیری بھائیوں کی support جاری رکھیں گے جب تک یواین کی قرارداد کے عین مطابق وہاں genocide کا خاتمہ نہیں ہوتا اور کشمیریوں کو انکی مرضی کے مطابق پاکستان میں شمولیت کا موقع نہیں مل جاتا۔تو میں جناب اسپیکر! اس قرارداد کی بھرپور حمایت کرتا ہوں اور کے ساتھ چونکہ فلور میرے پاس ہے جتنے بھی شہداء ہیں ہماری پاک فورسز کے ہماری پولیس کے ان کو میں خراج عقیدت پیش کرتا ہوں اور خاص کر ہمارے ممبر رکن اسمبلی ہیں خیر جان بلوچ صاحب انکے جو کزن محمد ودرند کو بے دردی سے دہشتگردوں نے شہید کیا ہے یہ انتہائی قابل افسوس ہے اور اِس خاندان پر نہ کہ ابھی یہ ظلم وستم کے پہاڑ توڑے جارہے ہیں بلکہ خیر جان کے بھائی اُن کے رشتہ داروں اُن کے عزیز واقارب کو جس طرح دہشت گردوں نے اپنے نشانے پر کیا ہوا ہے ہم خیر جان بلوچ کے ساتھ ہیں اور اِس دہشتگردی کی ہم بھرپور مذمت کرتے ہیں اور اِنشاء اللہ تعالیٰ حکومت جتنا بھی ممکن ہو سکے قاتلوں کی سرکوبی کریگی۔شکریہ۔

جناب اسپیکر: Thank you۔میر عاصم کرد گیلو صاحب۔

میر عاصم کرد گیلو (وزیر محکمہ مال): بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم۔جناب اسپیکر صاحب! آج ہم کشمیر ڈے منارہے ہیں عرصہ دراز سے جو ہمارے کشمیری بھائی ہیں جو ظلم وستم اُن پر ہورہا ہے آپ سب جانتے ہیں اُن کے ساتھ عقوبت خانوں میں جو ظلم وستم ہورہا ہے میرے خیال سے دنیا میں کہیں بھی اِس کی مثال نہیں ملتی۔لوگوں کو نوجوانوں کو سرعام شہید کیا جارہا ہے عورتوں کو بوڑھوں کو جیلوں میں بھی مارا جارہا ہے مگر مودی سرکار ٹس سے مَس نہیں ہورہی۔

آپ کی اقوام متحدہ human rights میں کئی بار اِس بات کا تذکرہ ہوا مگر مودی سرکار کے کانوں میں وہ آواز ہی سُنائی نہیں دیتی جس کی ساری دنیا میں واویلہ ہو رہا ہے۔ آپ جانتے ہیں اسپیکر صاحب! یورپی countries اقوام متحدہ انگلینڈ، USA ساروں میں وہاں کے باشندے اِس ظلم کے خلاف آواز اُٹھا رہے ہیں مگر وہ اِس بات پر دیہان ہی نہیں دے رہا ہے آپ خود سوچیں جو اُنہوں نے 2019ء میں ایک اور آرٹیکل وہ کیا کہ وہاں سے اُن کے جو جائز حقوق تھے human rights کے اُنہوں نے بھی کہا مگر اُنہوں نے وہ بھی نہیں مانے۔ اسپیکر صاحب! جب ہم چھوٹے تھے اسکول جاتے تھے اس وقت بھی یہی کشمیر کا رونا دھونا تھا تو آج تک کئی برس گزر گئے مگر یہ ختم نہیں ہوا کتنی جنگیں لڑی گئیں پھر بھی کچھ نہیں ہوا۔ ہم اپنے کشمیری بھائیوں کے ساتھ ہیں اسپیکر صاحب! میرا بھی یہ مشورہ ہے کہ ایک فیصلہ کُن جنگ ہونی چاہیے کہ جس میں یہ معاملہ ختم ہونا چاہیے۔ ایسی بات چیت table talk کی طرف نہیں جا رہے ہیں تو اِس کے لیے ہمارے جتنے بھی مسلمان ممالک ہیں جو یہ ظلم دیکھ رہے ہیں یہ شاباش ہے ہمارے کشمیری بھائیوں کو کس طریقے سے وہ برداشت کر رہے ہیں۔ ایسے ہی ہماری بھی برداشت سے باہر ہے۔ میرا یہی فیصلہ ہے اپنے ملکوں جتنے بھی اسلامی countries ہیں وہ سارے اکھٹے ہو جائیں اگر وہ بات چیت کے ذریعے نہیں کرتے ہیں تو اِس کے لیے ایک فیصلہ کن جنگ ہونی چاہیے۔

جناب اسپیکر: Thank you very much۔ محترمہ غزالہ گولہ صاحبہ۔

محترمہ غزالہ گولہ بیگم (ڈپٹی اسپیکر): Thank you اسپیکر صاحب! بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم۔ آج جو ایک قرارداد پیش کی گئی ہے اِس کی مَیں بھرپور حمایت کرتی ہوں کیونکہ جو کشمیر کا مسئلہ ہے یہ صرف کشمیر کا نہیں بلکہ پوری دنیا میں اِس چیز کو دیکھا جا رہا ہے جس طریقے سے کشمیریوں پر جو مظالم ڈھائے جا رہے ہیں اُن کے لیے جس طرح سے اُنہیں بے دردی سے شہید کیے جا رہے ہیں نہ صرف مردوں کو بلکہ خواتین اور معصوم بچوں پر بھی جس طریقے سے بے رحمی سے اُن پر ظلم کیے جا رہے ہیں پوری طرح اُن کی بھی ہم مذمت کرتے ہیں اور آج کا دن 5 اگست یوم استحصال کے طور پر منایا جاتا ہے اس سے بھی یہی کہیں گے کہ آج کے دن کو جو ہے وہ مختلف تقریبات اور مختلف Programs کیے جائیں جن میں کشمیر پر جو چیزیں ہیں وہ سب سامنے آنی چاہئیں وہ ایک جگہ پر نہیں رکنی چاہئیں تاکہ لوگوں کو پتہ چلے کہ اُن پر کس طریقے سے ظلم ہو رہا ہے انڈیا نے جس طریقے سے ظلم اور بربریت قائم کی ہوئی ہے ہم اُس کی بھرپور مذمت کرتے ہیں اور مختلف Articles کے through اُن پر 2019ء میں جو پابندیاں لگائی گئی ہیں A-35 اور دوسرے Articles پر اُس کی بھرپور طریقے سے مذمت کرتے ہیں کہ یہ چیزیں نہیں ہونی چاہئیں اور ہمارے مسلمان ہیں وہاں سارے ہم

یہی کہیں گے کہ اُن کے لیے ہمیں بھرپور طریقے سے آواز اُٹھانی چاہیے اَب تو ناں صرف یہاں بلکہ International level پر بھی اُن کے لیے باتیں کی جارہی ہیں تو مَیں end میں پھر یہی کہوں گی کہ آج جو قرارداد منظور ہوئی ہے اِس میں ہم سب کے نام بھی شامل کیے جاتے تو بہت بہتر تھا اور ہم سب کشمیر کے لیے آواز اُٹھاتے کہ اللہ کرے اُن کے لیے آگے ہر چیز کی آسانی ہو۔thank you جی۔

جناب اسپیکر: Thank you Madam۔منسٹر ہیلتھ بخت کاکڑ صاحب۔

جناب بخت محمد کاکڑ (وزیر محکمہ صحت): شکریہ جناب اسپیکر! آج کشمیر کے حوالے سے یوم استحصال اور یوم سیاہ کے حوالے سے جو قرارداد پیش ہوئی ہے مَیں اُس کی بھرپور حمایت کرتا ہوں یقیناً 5 اگست کا دن 2019ء اور آج ہی کے دن انڈیا نے جو کشمیر کی ایک خصوصی حیثیت تھی Indian Constitution کے مطابق اُس خصوصی حیثیت کو revoke کر دیا یعنی اُن کی جو خودمختاری اُن کو آئینی طور پر 1954ء Indian Constitution نے ہی وہ حیثیت دی تھی کہ اُن کی شناخت ہو اُن کا اپنا ایجنڈہ ہو وہاں وہ اپنی administration خود کر سکیں وہاں اُن کا حق ملکیت establish ہوتا کہ وہاں اِن کی شناخت کسی بھی طریقے سے مسخ نہ ہو۔لیکن جس طرح انڈیا شروع پہلے دن سے ہی اپنی بدمعاشی اور غنڈہ گردی کے ذریعے کشمیر پر قابض ہوا اور اُس کے بعد UN کی جو قرارداد تھی کہ وہاں plebiscite کے ذریعے رائے شماری ہو اور کشمیر والے جو بھی چاہتے ہوں اُس کے مطابق وہ حق کشمیریوں کو ملے لیکن اِنڈیا نے کشمیریوں کی شناخت کو مٹانے کے لیے جو آرٹیکل 35(A) اور 370 کو revoke کر کے وہاں demographic engineering شروع کی تا کہ وہاں جو کشمیری majority میں رہتے ہیں وہاں نان کشمیریز کو آباد کیا جائے اور جو اِن کی شناخت ہے اُس کو ختم کیا جائے اور پورا کشمیر کو انڈیا کا ایک حصہ بنایا گیا وہاں پہلے سے جو ظلم و بربریت تھی اُس سے زیادہ ہو گئی وہاں کشمیریوں پر جو ظلم ڈھایا جا رہا تھا اُسے زیادہ کر دیا وہاں جو میڈیا کی censorship پہلے سے تھی اُس کو اور زیادہ کر دیا گیا تا کہ پوری دُنیا کو جو انڈیا کا اصل چہرہ ہے جو مکروہ چہرہ ہے وہ نظر نہ آسکے لیکن پوری دُنیا کو پتہ ہے کہ اِنڈیا نہ صرف کشمیر میں بلکہ پاکستان میں خصوصاً بلوچستان میں اپنے proxies کے ذریعے بلوچستان کو اور پاکستان کو یہاں destabilized کر رہا ہے اور وہاں کشمیریوں کے ساتھ جو ظلم و بربریت ہے وہ اب تک جاری ہے۔پاکستان نے ہمیشہ مسلم اُمہ کے لیڈر ہونے کی حیثیت سے اور واحد اسلامی نیوکلیئر پاور ہونے کی حیثیت سے ہمیشہ کشمیر کا جو مقدمہ ہے وہ سفارتی طور پر، اخلاقی طور پر اور سیاسی طور پر ہر فورم پر بہت جارحانہ طریقے سے پیش کیا ہے لیکن مجھے افسوس ہے کہ آج تمام جو Islamic countries ہیں OIC ہے وہ اِن مظالم پر خاموش ہیں۔تمام مسلم ممالک کو یکجا ہو کے کشمیر میں جو ظلم ہو رہا ہے اُس ظلم کے خلاف اِنڈیا کو جس کا ایجنڈا جس کا چہرہ اب کُھل

کے سامنے آ گیا ہے اُن سب کو مل کے کشمیری بھائیوں کا جو قانونی اور آئینی حق ہے وہ دلائیں اور UN نے جو اُس وقت با قاعدہ resolution پاس کی آج صرف اِس وجہ سے خاموش ہے کہ بہت سے ممالک اِنڈیا کی پشت پناہی کر رہے ہیں کہ وہ کسی بھی صورت میں یہاں plebiscite ہونے نہ دیں کیونکہ اگر plebiscite ہوگا آج بھی جو کشمیری شہید ہوتے ہیں اُنکو پاکستان کے سبز ہلالی پرچم میں لپٹا کے دفنایا جاتا ہے تو یہ اِس چیز کا ثبوت ہے کہ کشمیری پاکستان کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں یہ اُن کا حق ہے اور یہ حق پوری دُنیا کو مل کے ان کو دینا چاہیے۔ یہاں بلوچستان میں اِنڈیا جو کچھ کر رہا ہے یہاں ہنہ اُوڑک میں اور پھر کچھ دِن پہلے زیارت کا جو واقعہ ہوا خصوصاً ہنہ اوڑک میں اِن دہشت گردوں کا ہنہ اُوڑک کے عوام نے جس بہادری کے ساتھ مقابلہ کیا یہ پہلی مرتبہ ہے کہ وہاں کے عوام نکلے اور اُن دہشت گردوں کے خلاف لڑے اور اُس میں ہمارے پانچ جوان شہید ہوئے اور اِس چیز کو ثابت کر دیا کہ بلوچستان کے عوام کسی بھی صورت میں یہاں اُن تمام لوگوں کو جو بلوچستان میں امن وامان خراب کرنا چاہتے ہیں accept نہیں کرتے ہیں اور میں سلام پیش کرتا ہوں تمام شہیدوں کو جنہوں نے اپنی جانوں کی قربانی دی اور اِس صوبے اور اِس ملک کی حفاظت کی شکریہ جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: Thank you very much علی مدد جتک صاحب۔

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): Thank you جناب اسپیکر! آج کی جو مشترکہ مذمتی قرارداد ہے اِسکی میں حمایت کرتا ہوں اور میں کشمیری بھائیوں کے ساتھ اِظہار یکجہتی کرتا ہوں جو کشمیر کے لوگوں پر ظلم ہوا ہے اس کی میں مذمت کرتا ہوں۔Thank you جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: Thank you very much۔محترمہ!forgetting your name۔شاہدہ رؤف صاحبہ please۔

محترمہ شاہدہ رؤف: سر! اِتنے دِنوں بعد سیشن بلائیں گے تو نام بھول جائیں گے۔

جناب اسپیکر: مَیں آپ کو جج صاحب کی مبارکباد دے دوں۔

محترمہ شاہدہ رؤف: Thank you

جناب اسپیکر: آپ کو بہت بہت مبارک ہو۔

محترمہ شاہدہ رؤف: Thank you Sir!

جناب اسپیکر: .جیplease

محترمہ شاہدہ رؤف: شکریہ اسپیکر صاحب۔بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم ۔میں اِس معزز ایوان میں آج 5 اگست یوم استحصال کشمیر کے موقع پر کشمیر کے بھائیوں بہنوں اور نوجوانوں کے ساتھ مکمل اظہار یکجہتی کرتی ہوں اپنی طرف سے اور

بلوچستان کے عوام کی طرف سے۔ جیسے مجھ سے پہلے جتنے بھی لوگوں نے یہاں بولا اُنہوں نے بتایا کہ 5 اگست 2019 کو بھارت نے جو مکروہ فعل کیا اور آرٹیکل 370 اور آرٹیکل (A)35 کو جس طرح یکطرفہ طور پر cancel کر کے کشمیر کے حق خودارادیت کو یکطرفہ فیصلے سے سلب کیا اور اُن کے جو آئینی، قانونی اور انسانی حقوق تھے اُن پر شب وخون مارا تو ہم اِس چیز کی یہاں بھرپور مذمت کرتے ہیں۔ پاکستان نے 2019ء کے اندر بھی یہی موقف اپنایا اور شدید اعتراض کیا تھا کہ یہ جو کچھ کیا گیا ہے بھارت کی طرف سے یہ کشمیریوں کے ساتھ ظلم ہے۔ اسپیکر صاحب! الحمدللہ ہم سب مسلمان بیٹھے ہوئے ہیں میرا دین امن کا دین ہے سلامتی کا دین ہے اور جب ہم اپنے دین کے accordingly چلتے ہیں تو ہمیں قران کریم میں سورۃ النساء کی آیت نمبر 75 میں ہے۔ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ ۔ترجمہ۔ کہو کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں اِن کمزور مردوں عورتوں اور بچوں کی خاطر جدوجہد نہیں کرتے جو ظلم کا شکار ہیں۔ اگر ہم اس آیت کو سامنے رکھیں تو اِس ہاؤس کے through صرف اور صرف مذمت کر دینا ہی میرا سیاسی کام نہیں ہے بلکہ میرا مذہب، میرا دینی فریضہ بنتا ہے کہ میں مظلوم کی آواز بنوں اور ظلم کے خلاف اپنی آواز بلند کروں۔ تو اِس معزز ایوان میں ہم یہ پیغام دیتے ہیں تمام بلوچستان کے عوام کی طرف سے کہ ہمارے کشمیری بھائی اکیلے نہیں ہیں ہم اپنے کشمیری بھائیوں کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں اور اُن کے دُکھ درد اور جائز حقوق کے لیے اُن کے ساتھ ہیں۔ اِس کے علاوہ میں ایک اور بات کرتی چلوں کہ ہم عالمی برادری اقوام متحدہ OIC اور دیگر ہمارے جو انسانی حقوق کے اِدارے ہیں اُن سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ کشمیری عوام کے بنیادی حقوق کے تحفظ اور مسئلہ کشمیر کے پُرامن اور منصفانہ حل کے لیے اپنا کردار ادا کریں۔ اسپیکر صاحب! آج کا دن صرف اور صرف یاد منانے کا نہیں ہے بلکہ ایک عہد کے تجدید کا دن ہے اور وہ عہد کیا ہے کہ ہم اپنے سفارتی سیاسی اور اخلاقی تعاون کو مزید مضبوط بنائیں گے تاکہ دُنیا یہ نہ بولے کہ مسئلہ کشمیر۔۔۔

جناب اسپیکر: please honourable members order in the House

محترمہ شاہدہ رؤف: مسئلہ کشمیر اب بھی ہے اور اُس کا منصفانہ حل خطے میں دیرپا امن کے لیے بہت ضروری ہے آخر میں صرف ایک دُعائیہ کلمات ہیں کہ اللہ تعالیٰ کشمیری عوام کو مشکلات سے آزاد کرے اور ہم سب کو عزت امن اور اِنصاف عطا کرے اور ہمارے خطے کو پائیدار امن اور استحکام نصیب کرے۔

جناب اسپیکر: آمین آمین thank you۔ حاجی نور محمد دُمڑ صاحب۔

حاجی نور محمد دمڑ (وزیر محکمہ خوراک): شکریہ جناب اسپیکر! سب سے پہلے جو آج ہمارے دوستوں نے ایک مشترکہ مذمتی قرارداد پیش کی ہے میں اِن کی بھرپور حمایت کرتا ہوں اور ساتھ ساتھ میں یہاں ضرور یہ کہنا چاہوں گا کہ آج کا دن

یقیناً ایک سیاہ دن کے طور پر ہمیں منانا چاہیے کیونکہ اِس دِن انڈیا نے مقبوضہ کشمیر کی جو ایک مخصوص حیثیت تھی جو اِنڈین آئین کے اندر اِن کو دی گئی تھی آج کے دن یعنی 5 اگست 2019ء میں اور یہ حیثیت اِنہوں نے چیف ایگزیکٹو آرڈر کے طور پر ختم کی یہ سراسر زیادتی ہے۔ یہ بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی ہے اور یہ کشمیر کے ساتھ سراسر ظلم، کشمیریوں کے ساتھ جناب اسپیکر! ہر وقت ظلم زیادتی تو ہوتی رہی ہے لیکن اُن کی جو ایک خاص حیثیت تھی اِنڈین قانون کے اندر جو آج کے دن ختم کیا نہ کسی سے پوچھا نہ بین الاقوامی قانون کو مدنظر رکھتے ہوئے نہ کسی سے اِس بارے کوئی مشورہ لیا نہ دُنیا سے کوئی اِس طرح کی لیکن صرف چیف ایگزیکٹو آرڈر سے مودی نے اِس کی حیثیت ختم کر دی تو یہ یقیناً قابل مذمت ہے اور کشمیریوں کے ساتھ سراسر زیادتی ہے۔ جناب اسپیکر! اِنڈیا یقیناً ایک بدمعاش ملک کے طور پر اِس خطے میں اپنے آپ کو منوانے کی کوشش کر رہا ہے ایک طاقتور ملک ثابت کرنے کی کوشش کر رہا ہے لیکن یہ خواب اِن کا کبھی بھی پورا نہیں ہوگا وہ اِس لیے کہ اِن کے سامنے پاکستان جیسا ملک بھی ہے۔ کہ اِن کو اس طرح کی حرکتیں کرنے نہیں دے رہا ہے بلکہ اِن کے جو کالے کرتوت ہیں اِن کو ہر وقت ثابت کر کے اِن کو جواب بھی دیا ہے۔ تو جس طرح معرکہ حق میں اِن کو جو جواب ملا لیکن وہ پھر بھی باز نہیں آ رہا ہے اِن کی واضح مثال ہمارے بلوچستان میں اِن کے آئے دن جو اِن کے زرخرید لوگ ہیں تو اِن کے ذریعے جو ہمارے خطے میں law and order کے issues پیدا کر رہے ہیں ہمارے بے گناہ لوگوں کو مارا جا رہا ہے۔ ہماری فورسز پر آئے دن دھماکے کر رہے ہیں جس طرح حالیہ دنوں میں زیارت کا واقعہ، ہنہ اُوڑک کا ،کھڈکوچہ میں ہماری فورسز پر حملہ ہوا۔ یہ جو اِن کے زرخرید دہشت گرد ہیں یہ قابل مذمت ہیں۔ اِن کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے جناب اسپیکر! زیارت کا جو واقعہ ہوا یقیناً ایک دردناک واقعہ تھا میری زندگی میں اتنا ظلم کبھی میں نے نہیں دیکھا نہ سنا تھا۔ یہ واقعہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا میں نے اپنے شہداء کی dead bodies دیکھیں اِن کے ساتھ جتنا ظلم جتنی زیادتی ہوئی میرے خیال میں یہ لوگ تو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں میں تو کہتا ہوں کہ مسلمان تو دور یہ انسانیت کہلانے کے قابل بھی نہیں ہیں۔ زیارت کے نوجوانوں کو میں شاباش دیتا ہوں اُن پولیس کے نوجوانوں کو اُن شہداء کو جنہوں نے پورا دن اِن کے ساتھ جس جوان مردی سے لڑے اِن کا مقابلہ کیا یعنی اس ملک اور اس خطے اور اس سرزمین کے لیے آخر تک اُنہوں نے surrender نہیں کیے۔ اِنہوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا اور زندگی میں اِنہوں نے کبھی surrender نہیں مانا۔ میرے خیال میں اِن کو ہم جتنی بھی داد دیں تو یہ میرے خیال میں اُس کے مستحق ہیں۔ جناب اسپیکر! جس طرح یہ واقعہ ہوا میں اُسی دن سی ایم صاحب کے ساتھ on board تھا میں تھوڑا time لوں گا آپ کا کیونکہ میں اس واقعہ کے لیے ایک مذمتی قرارداد بھی لایا یقیناً اسمبلی کے rules and regulations کے مطابق شاید پیش نہیں کر سکتا۔ لہٰذا میں اسی قرارداد کے ساتھ اس کو تھوڑا جوڑ کے اس پر بات کرنا

چاہوں گا۔ یہ جو واقعہ ہوا اس واقعہ میں میں سی ایم صاحب کے ساتھ on board تھا پوری رات میں سی ایم صاحب کو۔۔۔

جناب اسپیکر: منسٹر صاحب! کشمیر پر آجائیں۔ رہی بات آپ کی قرارداد کی وہ پھر ہوگی انشاءاللہ۔

وزیر محکمہ خوراک: سر! یہ سارے انڈیا کے کرتوت ہے میں انڈیا کے ظلم پر ہی بات کر رہا ہوں جو ہمارا ازلی دشمن ہے کشمیر سے شروع ہو کے بلوچستان پر میں ختم کروں گا۔ جس طرح کشمیر میں ظلم ہو رہا ہے اسی طرح ہمارے بلوچستان میں بھی ظلم ہو رہا ہے۔ تو میں انڈیا کے کالے کرتوت اور ظلم پر میں بات کر رہا ہوں۔ جس طرح کشمیری بھائیوں کے ساتھ ظلم ہو رہا ہے ہم سنتے تھے کشمیریوں کے ساتھ اس طرح ظلم کیا جا رہا ہے انڈیا، لیکن آج ہم خود ہی بھگت رہے ہیں۔ تو اس پر میں ضرور یہ بات کرونگا قرارداد پر پھر بات کرلیں گے تھوڑا سا اگر آپ مجھے ٹائم دے دیں تو یہ واقعہ یقیناً بہت دردناک تھا۔ تو میں اپنے نوجوانوں کو اس موقع پر ضرور شاباش دیتا ہوں کہ اُنہوں نے جس جوان مردی کے ساتھ۔ جناب اسپیکر! یہ ایسا واقعہ تھا اُنہوں نے dead bodies پر۔ ایک تو مارا اور اُس کے بعد جو dead bodies کی حالت کی اُن کے جسموں پر تیزاب ڈالا اُس کے بعد dead bodies لواحقین کے حوالے کی گئیں۔ میں کہتا ہوں کہ اتنا ظلم میں نے کبھی سنا بھی نہیں ہے تو یہ میرے خیال میں ہماری پولیس کے جو شہداء تھے کسی بھی لواحق نے کسی بھی ماں باپ نے اپنے پیاروں کا آخری دیدار نہیں کیا۔ کیونکہ وہ دیکھنے کے قابل نہیں تھے۔ تو جناب اسپیکر! میں ضرور اس موقع پر یہ کہوں گا کہ یہ واقعات ہمارے صوبے میں ہو رہے ہیں تو اس کے لیے ہونا کیا چاہیے؟ یہ پہلا واقعہ نہیں ہے اُس کے بعد پھر کھڈ کوچہ میں ہماری فورسز پر جو دھماکہ ہوا جس سے ہماری فورسز کے 50 نوجوانوں کو ایک ہی جگہ پر شہید کیا گیا۔

میر یونس عزیز زہری (قائد حزب اختلاف): جناب اسپیکر! یہ قرارداد پر بات کریں۔

جناب اسپیکر: وہ قرارداد پر ہی بول رہے ہیں۔

وزیر محکمہ خوراک: آپ کو پھر بھی ایک، کسی کو آگے پیچھے نہیں جانا ہوگا، ذرا مجھے سن لیں کیا ہے یار! اس میں۔

جناب قائد حزب اختلاف: میں اسپیکر سے بات کر رہا ہوں۔

وزیر محکمہ خوراک: اسپیکر سے آپ بات کرلیں آپ نے مجھے، ظاہری بات ہے آپ مجھے interrupt کر رہے ہیں مجھے interrupt نہیں کریں۔

جناب اسپیکر: please continue.

وزیر محکمہ خوراک: جناب اسپیکر! ایسا واقعہ تو ہنہ اُوڑک میں بھی ہوا اِس کی بھی میں مذمت کرتا ہوں۔ تو یہاں ہمیں اس کے لیے تیار ہونا چاہیے ہمیں ایک ہونا چاہیے ہمیں اپنی فورسز کے ساتھ مل کر اِن کا مقابلہ کرنا چاہیے۔ میرے کہنے کا مقصد

یہ ہے نا کہ ہم شہدا پر سیاست کریں ہمارے شہدا پر جو سیاست کی گئی ہے میں اِس کی بھرپور مذمت کرتا ہوں۔ جناب اسپیکر! یہ ہمارے شہدا ہماری پولیس کی جو dead bodies یہاں 6,5 جو یہاں دھرنے میں رکھی گئی تھیں ہمارے لواحقین نے voluntary طور پر نہیں رکھیں اِن کی رضامندی سے نہیں رکھی گئیں جناب اسپیکر! جیسے یہ واقعہ ہوا جو ہمارے شہدا کی لاشیں ہسپتال پہنچیں لواحقین آ گئے وہ dead bodies کو لے جانے کی کوشش کر رہے تھے تو یہاں موجود دھرنے میں سیاسی پارٹیاں تھیں وہ یہاں سے اُٹھ کر چلے گئے وہاں سے زبردستی اِن dead bodies کو اُٹھا کر دھرنے میں لاکر رکھ دیئے گئے۔ جناب اسپیکر! پھر یہاں ہر کوئی آتا تھا انکو لواحقین کے غم کا احساس نہیں تھا اُن کی dead bodies کا احساس نہیں تھا dead bosies جو خراب تھیں اُن کا احساس نہیں تھا ہر ایک آ کے stage پر کھڑا ہو کر اپنے پیٹ کی ہوا نکالتا تھا یہاں جو بھی باتیں کرتے تھے ابھی بھی ریکارڈ پر موجود ہیں۔ لیکن یہ اس کے ساتھ کوئی مناسبت نہیں رکھتے جناب اسپیکر! یہ جو لاشوں پر سیاست ہوتی ہے یہ ہماری ناکامی ہے یہ سیاسی پارٹیوں کی بھی ناکامی ہے یہ نہیں ہونا چاہیے۔ میں کہتا ہوں اس طرح کے واقعات ضرور ہو رہے ہیں کشمیر میں بھی واقعات ہو رہے ہیں کشمیری بھائیوں نے اِن کا ڈٹ کر مقابلہ کیا ہے ہم نے بھی اسی طرح جوان مردی کے ساتھ اِن کا مقابلہ کرنا ہے نہ کہ شہدا کے۔ مردوں پر سیاست کر رہے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ مردہ بدست زندہ وہ زندہ ابھی کدھر ہیں۔ زندہ یہاں stage پر کھڑے ہو کے سیاست کرتے ہیں ناں کسی نے اُس دہشت گرد تنظیم کا نام لیا ناکسی نے اُس دہشت گرد تنظیم کی طرف کوئی مخاطب ہو کر برا کہا۔ تو یہاں آ کر الیکشن کی بات کرتے ہیں سیاست کی بات کرتے ہیں یہاں جو مخالف ہیں اُن کو پتہ نہیں کہاں سے کہاں تکلیف پہنچی ہے۔ وہ یہاں آ کر ہر ایک جسکے پیٹ میں تھوڑا سا مروڑ ہو وہ stage پر آ کے نکالتے ہیں شہداء سے اُن کو شرم آتی ہے نا ان کے لواحقین سے اُن کو شرم آتی ہے بس اُن کی سیاست کا یہی ایک وطیرہ رہا ہے۔ تو میں آج اس ایوان کے توسط سے ضرور یہ کہنا چاہوں گا کہ یہ واقعہ آخری تھا اُس سے پہلے بھی کافی واقعات ہوئے ہیں۔ ہاں stage پر اکٹھے ہو کے اُن لوگوں سے میں مخاطب ہو کے کہتا ہوں۔ کہ کیا آپ لوگوں کے گھروں کے لوگ نہیں مرے اِس دہشت گردی میں؟ پھر آپ لوگوں نے ایک سیکنڈ کے لیے کوئی دھرنا دیا؟ کیا آپ نے کسی کو پھر یہ موقع دیا کہ آئیں بات کریں؟

جناب اسپیکر: مطلب آپ سمجھتے ہیں کہ یہ واقعہ انڈیا نے کروایا ہے اور یہ انڈیا کے آلہ کار بنے ہوئے ہیں۔

وزیر محکمہ خوراک: بالکل میں یہی کہتا ہوں کہ ہم سب as a پاکستانی قوم۔۔۔

جناب اسپیکر: please conclude کریں

وزیر محکمہ خوراک: سب ایک ہو کے اپنی فورسز کے ساتھ مل کے اِن بے غیرتوں کا مقابلہ کرنا ہے چاہے جو بھی ہو۔

جناب اسپیکر: thank you

وزیر محکمہ خوراک: ہم اِس ملک اِس دھرتی کی خاطر خون کے آخری قطرے تک اِن دہشت گردوں کے ساتھ لڑیں گے اور ہم اپنی فورسز کے ساتھ ہیں۔

جناب اسپیکر: Thank you very much زابد علی ریکی صاحب۔

میر زابد علی ریکی: بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم۔thank you جناب اسپیکر صاحب! آج کی جو قرارداد ہے کشمیر کی۔ بالکل ہم اِس کی حمایت کرتے ہیں جناب اسپیکر صاحب! جموں وکشمیر میں بھارت کے اِس رویے کے خلاف وہاں جو ظلم ہو رہا ہے بھارت کے ہر حوالے سے اب دیکھا جائے۔ آئین کے آرٹیکل آپ دیکھیں وہاں مسلمانوں پر ظلم کرنا دیکھیں overall یہ ہو رہا ہے۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے یا اقوام متحدہ کے اور باقی countries جو چپ ہیں تماشائی ہیں دیکھ رہے ہیں کہ مسلمانوں کی لاشیں دن بہ دن کتنے گرتے جا رہے ہیں مگر کسی کو پرواہ نہیں ہے جناب اسپیکر صاحب! بات یہ ہے کچھ ہمارے دوستوں نے بات کی ہے کہ لاشوں پر سیاست، ہماری پارٹی جمعیت علماء اسلام نے لاشوں کی سیاست نہیں کی ہے اور نہ کریں گے۔ جناب اسپیکر صاحب! ہم حق کی باتیں کرتے ہیں حق تلخ ہے اللہ کو راضی کرنے کے لیے ہم کہتے ہیں حق حق ہے، حق کی بات جدھر بھی ہو جائے۔ ظلم جدھر بھی ہو جائے، ظلم کو آپ ظلم کہیں ظالم کو ہم مظلوم نہیں کہیں گے جناب اسپیکر صاحب! ابھی اِسی طرح اسماء جتک کی میں نے بات کی اس کے ساتھ ظلم ہوا ہے جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: جی ہاں ظلم ہوا ہے۔

میر زابد علی ریکی: بہت ہی ظلم ہوا ہے ہماری بہن قرآن اپنے سینے پہ رکھ کر کہ میرے ساتھ انصاف کریں انصاف کے بعد جناب اسپیکر صاحب! اُنکے والد کی لاش پھینکتے ہیں یہ کون ہیں؟ گورنمنٹ کو اسٹیٹ کو چاہیے کم از کم ایسے ظالموں کو لا کر عدالتوں کے کٹہرے میں کھڑا کرے جناب اسپیکر صاحب! اگر ظلم کی بات کریں تو کہاں کہاں ظلم نہیں ہوا ہے جناب اسپیکر صاحب! ہم اِسی حوالے سے رونا روتے ہیں پیٹتے ہیں کہ آپ ہماری بات سنیں بیشک عمل نہیں کریں آپ ہماری بات تو سنیں ہم کیا کہنا چاہتے ہیں ہم سیاسی بندے ہیں ورکر کیا کہنا چاہتے ہیں جناب اسپیکر صاحب! چاہے overall پورا جدھر بھی ہو جائے for example ابھی اسلام آباد میں دو تین وہاں میٹنگز ہوئیں وفاقی منسٹروں کے ساتھ تو ہمارے دوستوں کا وفاقی منسٹروں کا رویہ دیکھ کے دل جل گیا۔ آئندہ میں کہتا ہوں یہ 65 کے اراکین ہیں اسلام آباد میں وفاقی منسٹروں کے پاس جانا نامناسب ہے جناب اسپیکر صاحب! ایک قسم کی اپنی ایک توہین ہے کیونکہ بات نہیں سنتے وہ کہتے ہیں شاید یہ کھانے، چائے اور بسکٹ کے لیے آئے ہیں ہم نے کہا ہے نہ آپ کا کھانا کھائیں گے نہ آپ کی چائے پئیں گے آپ ہمیں 15، 20 منٹ نہیں سنتے ہم ایم پی ایز ہیں، ہم منسٹرز ہیں، ہم آئے ہیں

بلوچستان کے حوالے سے۔مگر ہم اٹھ گئے جناب اسپیکر صاحب! کھانا اُن کا رکھا تھا ہم نے کھانا نہیں کھایا اٹھ کے چلے گئے۔جناب اسپیکر صاحب! یہ بات ہم آپ سے بحیثیت اسمبلی میں گوش گزار کرنا چاہتے ہیں کہ جو ظلم ہو رہا ہے وہاں ہم امریکہ کہاں جناب اسپیکر صاحب! یہ کیوں وہاں اقوام متحدہ میں اِس کو نہیں اٹھایا جا رہا جموں میں ظلم ہو رہا ہے ایران میں ظلم ہو رہا ہے جناب اسپیکر صاحب! آپ کے مسلمان ممالک ہیں اسرائیل نے کتنا ظلم کیا جناب اسپیکر صاحب! اسرائیل کا کیا مقصد ہے ایران کے مسلمانوں پر جناب اسپیکر صاحب! پاکستان پر ان ملکوں پر مسلمانوں کے خلاف ایک سازش ہو رہی ہے۔

جناب اسپیکر: جی ہاں بالکل۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! ہمارے قائد حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے ایک بات کہی، کہتے ہیں ایران کے بعد اسرائیل تفتان آ کر پاکستان پر بھی حملہ کریں گے اُنکی سوچ فکر اور زیادہ ہے سر! باقاعدہ ہمارے قائد نے قومی اسمبلی میں اُس پر بات کی یہ اُن لوگوں کی جو strategy ہے جو پلاننگ ہے اسرائیل کا یہ بہت دور ہے۔

جناب اسپیکر: کیا؟

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! اِسی حوالے سے میں اپنی بات wind up کرنا چاہتا ہوں اِس قرارداد کی میں حمایت کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: Thank you very much ضیاء لانگو صاحب۔

میر ضیاء اللہ لانگو (وزیر محکمہ داخلہ): اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔جناب اسپیکر! آج 5 اگست کے حوالے سے جو مقبوضہ کشمیر کی خصوصی حیثیت ہندوستان نے ختم کی تھی۔جو قرارداد پیش کی گئی ہے میں اپنی پارٹی کی جانب سے اِس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں۔اور اِس ایوان کی جانب سے جو 5 اگست کا اقدام ہندوستان کی جانب سے اٹھایا گیا ہے اس پر شدید تحفظات اور تشویش کا اظہار کرتا ہوں۔5 اگست 2019ء کو جو یک طرفہ اقدام ہندوستان کی جانب سے اٹھایا گیا وہ بین الاقوامی اصولوں اور اقوام متحدہ کی جو قرارداد ہیں اُن کے بالکل منافی ہے۔پاکستان کا ہمیشہ موقف رہا کہ کشمیر کا مسئلہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق اور کشمیری عوام کے مرضی سے حل کیا جائے۔لیکن بدقسمتی سے کشمیری عوام کا واسطہ ایک ایسے ملک سے پڑا ہے ایسے ایک دہشت گرد ملک سے جس کے اندر ناگالینڈ، مانی پور اور خالستان، تامل ناڈو کی صورت میں آزادی کی تحریکیں چل رہی ہیں۔لیکن اُس کے باوجود وہ اپنے لوگوں کے اپنے صوبوں کے مسئلے حل کرنے کے بجائے اپنے خفیہ اداروں کے ذریعے میں سمجھتا ہوں صرف کشمیر نہیں اِس خطے میں نہیں بلکہ پوری دنیا میں ایک دہشت گردی پھیلا رہا ہے۔جس طرح آپ نے دیکھا کہ جب آمنے سامنے

پاکستان کے ساتھ جنگ کا وقت آیا تو بنیان المرصوص کے موقع پر ہم نے دیکھا کہ ہندوستان نے جو شکست کھائی اُس کو یہ سمجھ آنے لگی کہ میں براہ راست لڑنے کی صورت میں نہیں ہوں۔ تو وہ اپنے خفیہ اداروں کے ذریعے بلوچستان سمیت پاکستان سمیت جس طرح آپ نے دیکھا کہ کینیڈا کی حکومت نے بھی ثبوت پیش کیے ہندوستان کے خلاف امریکہ کے اداروں نے بھی ثبوت پیش کیے ہیں انڈیا خفیہ اداروں کے خلاف کہ وہ وہاں رہنے والے لوگوں کے قتل کی منصوبہ بندی کررہے ہیں۔ میں اِس ایوان کے توسط سے اقوام متحدہ اور دنیا کے جتنے بھی بڑے ادارے ہیں اُن سے اپیل کرتا ہوں کہ ہندوستان کو ایک دہشت گرد ملک قرار دیا جائے۔ اور اُس کی یہ جو دہشتگردی کی کارروائیاں جن ممالک میں چل رہی ہیں اُن کے خفیہ اداروں کی اُن کے خلاف تمام ممالک یکجا ہوکر اِن کی مذمت کریں بہت شکریہ۔

جناب اسپیکر: Thank you very much مینا مجید صاحبہ۔

محترمہ مینا مجید بلوچ (مشیر محکمہ کھیل وامور نوجوانان): thank you مسٹر اسپیکر! بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم۔

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ. وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ. وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ. یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ میں اپنی speech ایک شعر کے ساتھ شروع کرنا چاہتی ہوں:۔

؎ یاران جہاں کہتے ہیں کشمیر ہے جنت۔ جنت کسی کافر کو ملا ہے نہ ملے گی۔

5 اگست یوم استحصال کشمیر اِس دن کے موقع پر ہم اظہار یکجہتی کرتے ہیں اپنے کشمیری بہن بھائیوں کے ساتھ بلوچستان کے عوام اور بلوچستان کی اسمبلی مکمل یکجہتی کا اظہار کرتی ہے۔ جناب اسپیکر! 5 اگست وہ دن ہے کہ بھارت نے آرٹیکل 370 اور آرٹیکل (A)35 کو یکسر مسترد کیا کشمیری عوام کو محکوم بنایا اُن پر پابندیاں لگائیں اُن پر ظلم کے پہاڑ توڑے کشمیر میں ہماری بہنوں کی عزتیں تار تار ہورہی ہیں ہندوستان کی فوج دہشت گرد ہے وہ ہمارے کشمیری مسلمان بہن بھائیوں پر ظلم کے پہاڑ توڑ رہی ہے۔ ہم اُن کے اِس درد کو سمجھتے ہیں اُن کی تکلیف کا احساس کرتے ہیں اور بطور مسلمان دنیا میں جہاں بھی مسلمانوں کو کوئی تکلیف پہنچے۔ تو یہ ہمارا ایمان کا حصہ ہے اور بطور مسلمان یہ ہمارا فریضہ ہے اگر ہم ان کے لیے کچھ نہیں کرسکتے تو atleast ہم اُن کے لیے یہ احساس اور یہ جو درد محسوس کریں اور اُن کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کریں۔ لیکن ہمیں فخر محسوس ہوتا ہے کہ ہم ایسے ملک سے تعلق رکھتے ہیں پاکستان نے ہمیشہ سے کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو support کیا ہے اُن کی حق خودارادیت کو support کیا ہے اور کشمیریوں پر جو ظلم ہورہا ہے نہ صرف پاکستان کی assemblies میں اور پاکستان کے ایوانوں میں یہ آواز گونجی ہے۔ بلکہ انٹرنیشنل میڈیا پر اقوام متحدہ میں بھی ہم نے کشمیر کے کیس کا دفاع کیا ہے اور کشمیری بہن بھائیوں کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کیا ہے تو میں اس ایوان کے توسط سے ایک بار پھر مذمت کرتا ہوں کشمیریوں کا جو استحصال ہورہا ہے دوسرا یہ کہ بلوچستان میں گزشتہ کچھ دن پہلے واقعات

ہوئے ہنہ اوڑک کا واقعہ ہوا زیارت کا واقعہ ہوا ہم اپنے شہداء کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں کہ جس طرح وہ دہشت گردوں سے لڑے۔ ہمیں افسوس ہوتا ہے کہ جو بلوچستان میں جس طرح حالات کو اس نہج تک پہنچانے کی کوشش کی جارہی ہے لیکن ہماری سیکورٹی فورسز ہماری حکومت قانون نافذ کرنے والے ادارے اس دہشتگردی سے نمٹ رہے ہیں ان دہشت گردوں کے خلاف لڑ رہے ہیں لیکن میں یہ کہنا چاہوں گی کہ کچھ لوگوں نے ان حالات میں بھی شہداء کی لاشوں کو یرغمال بنایا ان کو روڈوں پر لے آئے ان کی فیملیز کو یرغمال بنایا اپنی سیاست چمکانے کی کوشش کی ہر کسی نے ادھر کھڑے ہو کر تقریر کی اور یہاں وہاں سے 11-2-9 ہو گئے لیکن شہداء کی لاشوں کی تدفین میں رکاوٹ بنے تو میں اس اسمبلی کے توسط سے پیغام دینا چاہوں گی کہ ہم ایک اسلامی ملک سے تعلق رکھتے ہیں الحمدللہ ہم سب مسلمان ہیں۔ اور اسلام ہمیں ہرگز یہ اجازت نہیں دیتا کہ جن کی ارواح اس دنیا سے پرواز کر جائیں ہم ان کی تدفین میں رکاوٹ بنیں۔ اسلام میں اس کی ممانعت ہے تو میں اس اسمبلی کے توسط سے یہ کہنا چاہوں گی اور آخر میں جو ہمارے بھائی ہیں شفیق مینگل صاحب۔ جس طرح اُن پر حملہ ہوا ہم ان کے ساتھ بھی یکجہتی کا اظہار کرتے ہیں اور ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں جس طرح وہ دہشت گردوں سے لڑے ہیں۔

جناب اسپیکر: Thank you very much زمرک خان صاحب۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم شکریہ جناب اسپیکر صاحب! مختصر بات کروں گا کشمیر کے حوالے سے جموں کشمیر کے حوالے سے جو قرارداد پیش ہوئی ہے۔ اس کی اپنی ایک تاریخی حیثیت تھی۔ ایک سیاسی اور خودمختاری 370 اور جو آرٹیکل (A)35 ہے۔ میں تھوڑا اس طرح اس مسئلے کو جوڑتا ہوں کہ جو 317 آرٹیکل تھا یہ 1949ء میں نافذ ہوا ہے اسکی انڈین پارلیمنٹ میں عبوری اور خصوصی حیثیت تھی۔ اُس میں یہ تھا کہ جموں و کشمیر کو علیحدہ ریاست کے طور پر تسلیم کیا جائے گا اُس کا اپنا جھنڈا ہوگا اُس کی اسمبلی اپنے اختیار کے مطابق اپنا آئین بنائے گی اپنے سارے جو اس کے معاملات ہیں وہ ان کے پاس ہونگے۔ اور وفاق کے پاس جو تین چیزیں رہ گئی تھیں دفاع، مواصلات اور امور خارجہ یہ انڈین پارلیمنٹ کو دیئے گئے کہ ان تین سیکٹرز میں آپ با اختیار ہیں باقی اُن کی اپنی حیثیت تھی۔ پھر اُس کے بعد 1954 میں (A)35 یہ 370 آرٹیکل کے ساتھ اُن کو جوڑا گیا اُن کو لایا گیا اور اس میں تین چیزیں انہوں نے اُن میں ڈالیں جو وہاں کے لوگ ہیں جائیداد میں اُن کا اختیار ہوگا سکالرشپس وہاں کے لوگوں کو دی جائیں گی نوکریاں وہاں کے لوگوں کو دی جائیں گی باہر کوئی نہیں جائے گا اور وہاں باہر خواتین جن کی شادیاں ہوں گی۔ وہ یہاں جموں و کشمیر میں اُس حق سے محروم ہونگی میں آپ کو ایک چیز بتاؤں جناب اسپیکر صاحب! یہ ایک قسم کی ایک خودمختاری ہوتی ہے ریاست کی اور وہ خودمختاری اگر آپ دیکھیں ان کی ہم مخالفت کرتے ہیں ہم بالکل اس قرارداد کی حمایت کرتے ہیں اس بنیاد پر کہ وہاں ظلم

ہو رہا ہے اب اس چیز کو اگر دیکھا جائے بلوچستان میں ایک آئینی ترمیم لائی گئی ''اٹھارہویں آئینی ترمیم''۔جس کو ہم صوبائی خودمختاری کہتے ہیں اور اس میں بھی ہم نے پہلے یہ مطالبہ کیا تھا کہ تین محکمے مواصلات، خارجہ اور دفاع یہ مرکز کے پاس ہونے چاہئیں اور صوبوں کو مکمل صوبائی خودمختاری دینی چاہیے اسی بنیاد پر کشمیر میں وہی ہو رہا ہے جو انہوں نے 5 اگست 2019ء میں آرٹیکل 370 کو ختم کر کے تمام اختیارات انڈین پارلیمنٹ کے پاس گئے تو ایک ظلم ہوا ہے اس ظلم کی ہم مذمت کرتے ہیں کہیں بھی عوامی نیشنل پارٹی چاہے وہ محکوم اقوام کی ہو چاہے وہ مظلوموں کی ہو چاہے جس کے پاس حقوق کا حق بنتا ہے ان کو حقوق نہیں ملتے ہیں اور جو اقلیت میں ہوتے ہیں اس اقلیت کے حقوق پر ڈاکہ ڈالا جاتا ہے۔ہم نے اس کی ہمیشہ مخالفت کی ہے۔تو کشمیر میں جو بھی ظلم ہو رہا ہے جو بھی ناجائز ان کے ساتھ انڈیا کر رہا ہے۔ہم نے ہمیشہ مخالفت کی چاہے آپ ان کو لمبا کر دیں فلسطین تک جائیں چاہے آپ عراق تک جائیں آپ ایران تک جائیں ہم نے ہمیشہ ان مظلوم اقوام کی حمایت بھی کی اور اُن کے ساتھ یکجہتی کا اظہار بھی کیا ہے۔اسی طرح کشمیر میں یہی ہو رہا ہے اور ابھی بھی ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ ہم United Nation کی قرارداد کے مطابق کس طرح ہم اس کو مجبور کر سکتے ہیں کہ وہ کشمیریوں کو اپنے حقوق کا جو حق ہے اُن کو دیا جائے تو میں یہ بھی عرض کرتا ہوں کہ ہم اس کی حمایت کرتے ہیں لیکن آخر میں میں اتنا کہتا ہوں جناب اسپیکر صاحب! کہ بڑی پارٹیاں جو وجود رکھتی ہیں مرکز میں پاکستان پیپلز پارٹی، پاکستان مسلم لیگ (ن) اُن سے میں یہ درخواست کروں گا۔کہ ہمیں یہ سننے میں آ رہا ہے کہ پھر اٹھارہویں ترمیم کو ختم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے صوبائی خودمختاری پر ڈاکہ ڈالا جا رہا ہے۔پھر ہم کیا جواب دیں گے؟ کہ بلوچستان ایک اقلیت میں رہنے والا صوبہ ہے یہاں کے سائل اور وساحل پر قبضہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے تو میرا مطالبہ یہی ہوگا کہ کم از کم ہم اپنے پاکستان میں رہتے ہوئے ان چیزوں کو محدود نہ کریں کیونکہ آج کل جو دہشت گردی اور تخریب کاری کے جو واقعات ہو رہے ہیں یہ ان سے جڑے جاتے ہیں ہم کہتے ہیں کہ یہاں ان کو کنٹرول کرنے کے لیے روزگار دیا جائے یہاں ساحل اور وساحل کے اختیارات وہاں کے حقوق وہاں کے عوام کو دیے جائیں میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم ان کے ساتھ ہیں لیکن پہلے صوبے کو بھی دیکھا جائے جو چار صوبے یہاں پاکستان میں وجود رکھتے ہیں پنجاب، سندھ، خیبر پختونخواہ اور بلوچستان ہم سب کے حقوق کے تحفظ کا تعین کرنے کی حمایت کرتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کیا اٹھارہویں ترمیم اور صوبائی خودمختاری کو اپنی جگہ پر رہنے دیا جائے اور اس کے ساتھ میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں شکریہ۔

جناب اسپیکر: Thank you very much راحیلہ حمید درانی صاحبہ یہاں نہیں ہیں اور صادق عمرانی صاحب! آپ kindly conclude کریں۔آپ کی speech ہے صادق عمرانی صاحب please۔

میر محمد صادق عمرانی (وزیر محکمہ آبپاشی): بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم آج 5 اگست کشمیر کے حوالے سے ایک خصوصی اجلاس

منعقد کیا گیا۔ جس میں کشمیری عوام کے ساتھ اظہار یکجہتی کشمیری عوام پر ظلم بربریت کی نہ صرف بلوچستان کی۔۔۔

جناب اسپیکر: honorable members order in the house please زمرک خان صاحب آپ please take back to your seat

وزیر محکمہ آبپاشی: بلوچستان کے عوام اس کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہیں بلکہ کشمیری عوام کے ساتھ ہمیشہ کی طرح جس کے لیے ہمارے قائد شہید ذوالفقار علی بھٹو نے کشمیر کے بارے میں دنیا کے اندر جو آواز بلند کی تھی آج بھی پاکستان پیپلز پارٹی کشمیر کے لیے دنیا کے اندر اُن کی یکجہتی اُن کی خوشحالی اُن کی آزادی اُن کی خودمختاری اُن پر ہندوستان کی جارحیت کی شدید الفاظ میں ہم مذمت کرتے ہیں ہمارے دوستوں نے اس قرارداد پر بڑی دلیل کے ساتھ تبصرے اور تقاریر کیں میں یہ عرض کروں کہ دنیا کے اندر خاص کر پاکستان دنیا کے اندر ایک ایٹمی طاقت ہے جو شہید ذوالفقار علی بھٹو نے اس ملک کو ایک ایٹمی طاقت بنائی میزائل ٹیکنالوجی دی آج پاکستان کی بقا اور سالمیت اس دنیا کے اندر موجود ہوئی ہے ورنہ عالمی قوتیں پڑوسی خاص کر اسرائیل، بھارت اور کئی ممالک ہیں جن کی پوری کوشش یہ ہے آج ایران کی جو جنگ ہے وہ جنگ صرف ایران تک محدود نہیں ہے۔ اس جنگ میں خدا کرے ایران کامیاب ہو۔ ورنہ یہ جنگ ہمارے ملک کے اندر اور خاص کر ہمارے صوبے کے اندر شروع ہو جائے گی۔ اور اُس جنگ کے لیے ہمیں مکمل تیاری کرنی چاہیے۔ کشمیر کی جنگ آزادی جنہوں نے اِس ملک کے آئین کو پامال کیا، ہندوستان نے 5 اگست کو جو جارحیت کی آئین کے آرٹیکل 370 اور (A)35 کو جس طریقے سے منسوخ کر کے ہندوستان نے کشمیر کے عوام پر ظلم، جبر، بربریت، آمریت اور اُن کے گھروں میں گھس کے عورتوں اور بچوں پر ظلم کیا ہمیں افسوس اِس بات کا ہے پاکستانی قوم پاکستان کی عسکری قیادت ہمیشہ کشمیر کے عوام کی آزادی کے ساتھ تھیں اور رہیں گی۔ لیکن ہمیں افسوس ہے دُنیا کا UN کا amnesty international کا۔ اِنہوں نے کشمیر کی آزادی کے لیے آج تک دُنیا میں کہیں بھی کوئی آواز بلند نہیں کی۔ جہاں مسلمانوں پر ظلم ہو رہا ہے چاہے ایران ہو، چاہے فلسطین ہو، چاہے عرب ممالک ہوں، جہاں ظلم ہو، UN ہو، امریکہ یہ سپر طاقتیں ہمیشہ خاموش رہتی ہیں اُس جبر کی وہ کبھی بھی مذمت نہیں کریں گے بلکہ ہمیں کچلنے کے لیے ہر حربہ استعمال کریں گے تو ہمیں سوچ سمجھ کر یہ عوام کے جو ہمارے elected نمائندے بیٹھے ہیں ہم سب کا فرض بنتا ہے کہ اہم Issue پر اپنے حلقے میں اپنے صوبے کے اندر اِس ملک کے اندر جہاں جہاں اثر ہے اپنے اثر ورسوخ استعمال کریں اور بھارت کی جارحیت کی مذمت کریں دُنیا کے اندر بھارت کی مذمت کریں اور کشمیری عوام کے ساتھ جو جبر ہو رہا ہے۔ اور ہم بلوچستان کے عوام ہمیشہ کی طرح عسکری قیادت کے ساتھ کشمیر کی آزادی کے لیے وطن کے دفاع کے لیے وطن کی خوشحالی کے لیے، دہشت گردی کے خاتمے کے لیے، پاکستان پیپلز پارٹی نے ہمیشہ قربانیاں دیں وہ ریکارڈ پر ہے

آپ کے سامنے ہے ذوالفقار علی بھٹو نے اگر ایٹمی طاقت اِس ملک کو نہیں بناتے آج زندہ ہوتے اِس ملک کے لیے بے نظیر بھٹو کو سرعام اِس ملک کی مضبوطی خوشحالی آئین کی بالادستی کشمیر کی آزادی کے لیے اُس کو شہید کیا گیا قتل کیا گیا ،مرتضی بھٹو کو قتل کیا گیا، شاہنواز بھٹو کو قتل کیا گیا، ہزاروں ہمارے ورکروں نے اپنے اِس وطن کے لیے آزادی کے لیے کشمیر کی خوشحالی کے لیے صوبوں کو آئینی حقوق دینے کے لیے صوبوں میں ہر قسم کی مراعات دینے کے لیے تا کہ غریب اور مڈل طبقہ خوشحال ہو وہ آگے بڑھے اُن کو سہولتیں دیں لیکن یہاں ہمارے ملک کے اندر بھی جو رجعتی قوتیں ہیں اُن کی پوری کوشش ہے کہ یہاں کے عوام کو کچلا جائے۔ کشمیر کے اندر آپ نے دیکھا کتنا بڑا ظلم اور زیادتی کی گئی ہم تو چاہتے ہیں کہ اب پاکستان کے عوام کو کشمیر کے عوام کو حق رائے دہی کا حق دیا جائے عوام کے ووٹ کے تقدس کو پامال نہ کیا جائے۔ وہاں جو کچھ ہوا وہ آپ کے سامنے ہے اگر میں اس پر اظہار خیال کروں تو شاید دوستوں کو تکلیف ہوگی لیکن میں کہتا ہوں کہ اِس ملک کے اندر اگر اِس ملک کی بقا اِس ملک کی سالمیت چاہتے ہیں تو اِس ملک کے عوام کو اُن کے بنیادی حقوق دینے ہوں گے عوام کو آزادی دینی ہوگی عوام کو تعلیم دینی ہوگی عوام کو خوشحالی دینی ہوگی۔ جس طریقے سے ہمارے دوستوں نے سب کی ہمدردیاں ہنہ اوڑک کے عوام کے ساتھ ہیں ہم بچپن سے میرے خیال سے اس ایوان میں بیٹھے ہوئے اکثر دوست ہنہ پکنک منانے کے لیے جاتے تھے۔ وہاں سارا دن بیٹھ کے خود کھانا بناتے تھے بیٹھتے تھے شام کو اپنی مرضی سے آتے تھے کوئی روک ٹوک نہیں تھی آج یہ اپنا کوئٹہ اپنا ہنہ اوڑک اِسی شہر کا ایک حصہ ہے جہاں جا نہیں سکتے۔ زیارت سب کا ہے زیارت ہمارے صوبے کی ایک شان ہے ایک پہچان ہے آج زیارت کے اندر جو کچھ ہوا جتنے وہاں ہماری پولیس کے جوان جس طریقے سے شہید کئے گئے مجھے افسوس ہوتا ہے اِس بات پر کہ ایک مسلمان جب سانس ختم ہوا کسی دُشمن کا۔ اُس کو بھی ہم اُٹھا کر سائے میں رکھتے ہیں اُس کی لاش کو یہ بلوچ ،پشتون کی ایک روایت ہے اُن روایات کو پامال کرتے ہوئے اُن لاشوں پر تیزاب ڈال کر انکو مسخ کیا گیا۔ یہ کہاں کا اسلام ہے یہ کہاں کا انصاف ہے؟ ایسے دہشت گرد میں سمجھتا ہوں یہ دہشت گرد ہندوستان کے یہ دہشت گرد اسرائیل کے آئے ہوئے ہیں جو اِس ملک کے امن وامان کو خراب کرنے کے لیے ہماری عسکری قیادت پر پولیس پر حملہ کرنے کے لئے یہاں کے حالات کو خراب کرنے کے لیے آئے ہوئے ہیں اِس کے لیے ہمیں بلوچستان کے عوام کو مکمل تیاری کرنی چاہیے ہمیں عسکری قیادت پولیس کے شانہ بشانہ ہتھیار اُٹھا کر کھڑا ہونا چاہیے اُن قوتوں کے خلاف لڑنا چاہیے جب ہم کہیں گے چلو چند پولیس والے لڑیں گے مشکل ہے جب عوام کھڑے ہونگے اُن کے ساتھ تو میں سمجھتا ہوں کہ کسی میں جرات نہیں ہوگی کہ ہمارے ملک کی طرف میلی آنکھ سے دیکھے ہم زیارت ہنہ اوڑک اور بلوچستان کے اندر جہاں جہاں بھی لوگ شہید ہوئے ہیں لوگوں کا قتل عام کیا گیا ہے ہم اسکی مذمت کرتے ہیں پاکستان پیپلز پارٹی ایسے تمام لوگوں کی مذمت کرتی ہے جو دہشتگردی کا شکار ہوئے ہیں ظلم ہے

لوگوں کے ساتھ کہ ایک آدمی اپنی فیملی کے ساتھ جا تا ہے اُس کو لوٹو اُسکو گولیاں مار کر روڈ پر اُن کی لاشیں رکھو یہ کہاں کا انصاف ہے کہاں کا قانون ہے اِس کے لیے ایک دن سنجیدگی کے ساتھ آپ ایک اجلاس بلا لیں تا کہ بیٹھ کے اِس ایشو پر سنجیدگی کے ساتھ ہم نے سوچنا ہوگا کیونکہ یہی ایک قیادت ہے جو ہم اِس ملک کی بقا اور سالمیت کے لیے اِس ایوان میں بیٹھے ہوئے ہیں تا کہ ہم مل کر ایک لائحہ عمل ترتیب دیں اور اُس پر مشترکہ طور پر لائحہ عمل ہر شخص کو اپنے حلقے اپنے علاقے میں جانا چاہیے۔ میں اِس قرارداد کی مکمل حمایت کرتا ہوں اور شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اِس پر تمام دوستوں نے اور چیف منسٹر صاحب نے بولا ہے۔ thank you sir

جناب اسپیکر: .Thank you very much آیا مشترکہ مذمتی قرارداد منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: مشترکہ مذمتی قرارداد منظور ہوئی۔

جناب اسپیکر: جی پوائنٹ آف آرڈر پر علی مدد جتک صاحب۔

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): thank you۔ جی جناب اسپیکر! جس طرح کے آج 5 اگست کو ظلم جبر اور بربریت کے خلاف انڈیا اور مقبوضہ کشمیر کے بارے میں ہم بات کرتے ہیں مگر دو دن پہلے بلکہ ایک ڈیڑھ سال پہلے سے لیکر دو دن پہلے تک جو بلوچستان کے علاقہ جھالاوان میں جس طرح ظلم اور بربریت جناب اسپیکر! آپ کی توجہ ایک ایسے دردناک واقعے کی طرف لے جانا چاہتا ہوں جناب اسپیکر! کہ آج سے دو سال لگ بھگ پہلے آپ کا میں پانچ منٹ ضرور لوں گا جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: بولیں پلیز۔

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): محترمہ اسماء جتک صاحبہ کے منگیتر کو پہلے شہید کیا گیا وہ بااثر شخصیت گرفتار نہیں ہوا جس پر ایف آئی آر کی گئی اُس کے بعد اِس کے والد کو اِس کی والدہ کو اِس کی فیملی کو دھمکی دی جارہی تھی۔ اُس سے کسی نے پوچھا نہیں اُس کے بعد اِس بچی کو اغوا کیا گیا۔ دس سے پندرہ دن رکھا گیا ٹارچر کیا گیا اُس کے بعد اُس کیلئے علاقے کے غیرت مند لوگوں نے روڈ بلاک کیا لوگ گئے روڈوں پر بیٹھے جس میں وڈیرہ غلام سرور صاحب شہید، مولانا امان اللہ اور کامران جتک نے سخت مذمت کی روڈ بلاک کیا اور اظہارِ یکجہتی کی کہ یہ بلوچ، پشتون کی روایت نہیں ہے کہ کسی بچی کے منگیتر کو شہید کرو پھر اُس کو اغوا کرو۔ جب مذاکرات ہوئے روڈ کھولا گیا اُس کے ایک ہفتہ بعد وڈیرہ غلام سرور کو شہید کیا گیا اُس کے ساتھ مولانا امان اللہ کو شہید کیا گیا جس کا جمعیت علماء السلام سے تعلق تھا اُس کے ایک مہینہ چالیس دن کے بعد جناب اسپیکر! سردار کامران جتک کو شہید کیا گیا اِس لیے کہ آپ اِس ظالم کے خلاف کیوں بولتے ہیں مگر اُس ظالم کو نہ کسی نے گرفتار کیا نہ کسی نے کسی سے پوچھا اِس کے باوجود جناب اسپیکر! دو دن پہلے اسماء بہن نے جس کو دھمکیاں دی

جارہی تھیں جس کی facebook پر تصویریں upload کر کے اُن کو دھمکیاں دی جارہی تھیں اُس نے قرآن پاک سینے سے لگا کے ایک ویڈیو بنائی آپ سے ہم سے، اِس حکومت سے اِس انتظامیہ سے، اِس اسمبلی میں بیٹھے اُن غیرت مند بلوچ ،پشتونوں سے یہ مطالبہ کیا کہ ہمیں دھمکیاں دی جارہی ہیں میری جان کو خطرہ ہے میرا ساتھ دو مجھے انصاف دو مگر اُس کے دو دن بلکہ ایک دن بعد اُس کے بزرگ باپ ماسٹر عنایت اللہ جتک کو دن دیہاڑے خضدار میں گولیاں مار کے شہید کیا گیا اور دو دن تک جناب اسپیکر !کوئی ایف آئی آر نہیں کاٹی گئی جناب اسپیکر ! وہاں SP,DSP,DC,Commissioner, کس لیے تنخواہ لیتے ہیں جناب اسپیکر! یہ ایک ٹکے کا نائب جو کہ اِس پر پچھلے چار ایف آئی آر ہیں اور دو دن سے writen میں لکھ کے دیئے گئے اِن کے باپ کے دستخط ماسٹر عنایت اللہ کا کہ ہمارا ملزم فلاں ہے۔ مگر اُس پر کوئی بھی کارروائی نہیں ہورہی ہے بلکہ حکومت کو انتظامیہ کو اِس غیرت مند قوم کو جذباتی کرنے کیلئے دو نمبر میر جب شادیوں میں جاتے ہیں تو اِس کو اپنے پیچھے کھڑا کر کے بولتے ہیں پٹومٹو اُتارو، دکھاؤ اِن لوگوں کو کہ حکومت کچھ بھی نہیں کرسکتی قوم کچھ نہیں کرسکتی۔ مگر قوم اِتنی لاوارث نہیں ہے ہم قانون کو ہاتھ میں نہیں لینا چاہتے ہیں آج اِس اسمبلی میں میں سمجھتا ہوں جتنے بھی غیرت مند لوگ بیٹھے ہیں وہ اسماء خاتون کا ساتھ دیں گے جو بلوچستان میں جناب اسپیکر! اِس کا بھائی دیکھ رہا ہے کہ میری بہن کو اغوا کیا گیا کچھ نہیں ہوا، میری بہن نے قرآن اُٹھایا کچھ نہیں ہوا اُس کے باوجود میرے باپ کو شہید کیا گیا آپ بتائیں جناب اسپیکر! اِن کا بھائی اِنکی فیملی کس کے پاس جائے وہ غلط راستہ پکڑ کر اپنا بدلہ لینے کیلئے کوئی نہ کوئی قدم اُٹھائیں گے۔ اگر آپ نے ہم نے ،انتظامیہ نے اِس کے ملزموں کو گرفتار نہیں کیا گیا یا اِن کو جو پشت پناہی جن کے گھروں میں چھپے ہوئے اور سرعام جناب اسپیکر! میں آپ سے گزارش کرتا ہوں میں اِس اسمبلی سے یہ غیرت مند قوم ہے یہاں ہمیں آپ کو اِس لیے بھیجا گیا ہے کہ جہاں بھی ظلم ہو چاہے پشتون ایریا میں ہو، چاہے بلوچ ایریا میں ہو، چاہے اقلیت کے ساتھ ہو، چاہئے مسلم کے ساتھ ہو جہاں ظلم ہوتا ہے ہم اور آپ نے آواز اُٹھانی ہے جناب اسپیکر! جتنا بڑا ظلم اِس فیملی کے ساتھ ہوا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اِتنا بڑا ظلم اِس بلوچستان میں رہنے والے کسی قوم کے ساتھ نہیں ہوا ہے اور وہ قرآن اُٹھاتی ہے اور کل سرعام اُن کے باپ کو 65 سال کے لگ بھگ اُن کی عمر ہے اُس کو شہید کیا گیا ہے۔ اور دو دن تک ایف آئی آر نہیں کاٹی۔ تو آپ بتائیں جناب اسپیکر! ظلم ہے یا نہیں؟ تو میں اِس ظلم کے خلاف میں سمجھتا ہوں سب غیرت مند میرے ساتھ دیں گے میں بائیکاٹ کرتا ہوں جب تک اِن کی ایف آئی آر نہیں کاٹی جائے گی اور اِن ظالموں کو گرفتار کر کے اِن کو پیش نہیں کیا جاتا۔

جناب اسپیکر: آپ نے چیف منسٹر سے یہ واقعہ share کیا ہے؟

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): جی۔

جناب اسپیکر: چیف منسٹر کے ساتھ؟

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): جی بالکل share کیا ہے چیف منسٹر نے اِس کا نوٹس لیا ہے۔

جناب اسپیکر: تو کیا اگر آپ چاہتے ہیں تو ہم ڈی آئی جی خضدار سے اِس کے بارے میں۔

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): سر! بالکل ڈی آئی جی کو بُلا لیں sir۔

جناب اسپیکر: کیوں اُس کے ایف آئی آر کیوں درج نہیں ہوئی اور رپورٹ کیوں موصول نہیں ہوئی۔

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): سر! بالکل اُس پر تین ایف آئی آر پہلے بھی ہیں ابھی تک اُس کو گرفتار نہیں کیا ہے۔ ہر شادی میں وہ کھڑا ہوتا ہے۔

جناب اسپیکر: تین ایف آئی آر پہلے سے ہیں؟

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): سر! بالکل ہیں۔

جناب اسپیکر: اچھا۔ جی صادق عمرانی صاحب۔ صادق عمرانی صاحب، علی مدد آپ واک آؤٹ نہ کریں پلیز بیٹھیں اس issue پر باقی آپ کے ممبرز بھی بولنا چاہتے ہیں یہ بڑا serious issue ہے ذرا اِن کو بولنے دیں۔

میر محمد صادق عمرانی (وزیر محکمہ آبپاشی): جناب اسپیکر! یہ ایک بہت غیرت مند بلوچ اور پشتونوں کے لیے ایک خاتون جب اپنے سینے پر قرآن اٹھا کر اپیل کرتی ہے وہ پورے اس ایوان میں بیٹھے ہوئے ہر فرد کے لیے وہ قرآن ہے کہ اس قرآن کے لیے مجھے میری فیملی کو زندگی دے دو لیکن اس کو نہیں ملی میری ایک درخواست ہے آپ سے اس ایوان کے توسط سے کل آئی جی پولیس ایس پی خضدار ڈی آئی جی خضدار کو یہاں طلب کریں بتائیں کہ انہوں نے یہ جو علی مدد جتک نے نام بتائے جو قتل ہوئے کل جو قتل ہوا کیا کارروائی ہوئی ہے؟ اب یہ کارروائی بھی ہم نہیں کر سکتے پھر یہ ایوان آپ کو مبارک ہو ہم چلتے ہیں۔

جناب اسپیکر: جی صادق عمرانی صاحب! ابھی آپ سن لیجیے سیکرٹری صاحب آئی جی پولیس ڈی آئی جی خضدار اور ایس پی خضدار تینوں کو کل آپ نے طلب کرنا ہے اور اس میں ہمارے معزز ممبرز یونس عزیز زہری صاحب ہوں گے علی مدد جتک صاحب ہوں گے صادق عمرانی صاحب ہوں گے باقی بھی جتنے حضرات اگر وہ اس میٹنگ میں آنا چاہتے ہیں تو ہاؤس open ہے وہ آ کے ان کو سنیں پھر انشاءاللہ، مولوی صاحب! ایک منٹ جی

جناب قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر! بدقسمتی سے وہ حلقہ میرا پڑ رہا ہے جس حلقے سے جو قتل ہوئے ہیں جتنے بھی قتل ہوئے وہ خضدار میں ہوئے ہیں۔ حاجی علی مدد جتک صاحب نے تفصیل بتا دی کہ کون کون قتل ہوئے اس میں کل رات کو ایک بجے مجھے اسی بچی کا فون آیا۔ خدا کی قسم وہ آدھے گھنٹے تک روتی رہی اور مجھ سے کہا کہ اللہ آپ سے پوچھے گا

کہ آپ ہمارا منتخب نمائندہ ہیں اور ہمارا حال یہ ہے کہ ہمیں روڈوں پر گھسیٹ کر اور ہماری عزت بھی محفوظ نہیں ہے ہماری جان بھی محفوظ نہیں ہمارا مال محفوظ نہیں ہے۔ خدا کی قسم میں پوری رات نہیں سو سکا۔ جو اس کی فریاد تھی اور اس نے جو فریاد کر کے مجھ سے کہا کہ اللہ آپ سے پوچھے گا کہ آپ اس پر ایکشن نہیں لے رہے ہیں۔ جناب اسپیکر! لوگ کہاں جائیں اتنا سا خضدار ہے قاتل قتل کر کے پھر کہاں غائب ہو گئے۔ میں تو کہتا ہوں آج بھی دعوے سے کہہ رہا ہوں قاتل سرفراز بگٹی ہے قاتل ضیاء ہے اگر یہ لوگ قاتلوں کو پیدا نہیں کرتے ناں تو میں کہتا ہوں کہ ہمارے قاتل یہ دونوں ہیں کیونکہ وہ وزیر داخلہ ہے اور یہ ذمہ دار ہے پورے صوبے کا۔ انہوں نے ذمہ داری اٹھائی ہے اگر یہ لوگ اس پر ایکشن نہیں لیتے تو میرے خیال سب سے بڑے قاتل یہ لوگ ہیں تو جناب اسپیکر! ہم کہاں جائیں کس سے بات کریں کامران جتک میرا بھانجا ہے اس نے جب آواز اٹھائی تو اس کو بھی شہید کر دیا اور خضدار کے بازار میں۔ وڈیرا غلام سرور جس کا والد ہمارے یہاں وزیر رہ چکا ہے جمعیت علماء اسلام کا ڈپٹی جنرل سیکرٹری تھا اس نے زہری کے حلقے سے ہمارا ٹکٹ ہولڈر تھا اس کو بے دردی سے شہید کیا گیا اس کے ساتھ مولوی امان اللہ کو شہید کیا گیا اور بہت سارے شہید کرتے گئے۔ کل ایک بچی اسماء جتک قرآن اُٹھا کر کہتی ہے کہ جی مجھے انصاف دے دیں۔ سرفراز صاحب آپ مجھے انصاف دے دیں جی گورنمنٹ آپ ہیں مجھے انصاف دے دیں آئی جی صاحب آپ مجھے انصاف دے دیں اور انصاف اس کو مل گیا شام کو۔ علی مدد صاحب دو، دن کا بولا ہے دو گھنٹے کے بعد جب اس کی ویڈیو وائرل ہو گئی۔ دو گھنٹے کے بعد اس کے والد کو جا کر اس کے گھر میں شہید کیا گیا دو گھنٹے میں جناب اسپیکر!۔ اس کو انصاف مل گیا یہ ہماری گورنمنٹ ہے جناب اسپیکر! لوگ کدھر جائیں ہم کہاں جائیں کس سے بات کریں کیا کریں گورنمنٹ تو یہ ہے ہمارے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں گورنمنٹ کا تو کوئی پرسان حال نہیں ہے ناں وہ لوگ اس پر بات کرتے ہیں نہ وہ لوگ کسی پر ایکشن لیتے ہیں جی ہم نے چھاپہ مارا ہم نے فلاں کیا یہ Acting بہت ٹائم سے چل رہی ہے چھاپہ مارنے والا کہ جی ادھر چھاپہ مارا اُدھر چھاپہ مارا۔ پولیس والے آندھے ہیں ان کو پتہ نہیں کہ وہ کہاں ہے قاتل کہاں ہے کہاں سے آتا ہے کہاں جاتا ہے جناب اسپیکر! مہربانی کر کے اس پر ایکشن لے لیں اور جیسے علی مدد نے واک آؤٹ کیا میں بھی اس پر واک آؤٹ کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: کل تین بجے انشاءاللہ یہ میٹنگ ہوگی آپ سب سے گزارش ہے کہ اس میٹنگ میں شرکت کریں اور دیکھتے ہیں کہ آگے اس پر کیا ہوتا ہے مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب آپ لوگ آجائیں یہ ایک پوائنٹ آف آرڈر ہے وہ بولنے دیں پھر ختم کرتے ہیں ضیاء لانگو صاحب بیٹھے ہوئے ہیں آپ اس پر بات کریں گے۔ ایک منٹ تشریف رکھیں۔ آپ کا پوائنٹ آرڈر بھی یہی ہے ok ok

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: بالکل یہی ہے بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم جس طرح ساتھیوں نے بات کی لیکن یہ بات نہیں

کی کہ یہ لوگ جو اتنے لوگوں کو قتل کرنے کے بعد اس کے پیچھے کون ہے اور طاقتور طبقہ کون ہے یہ جو درندہ ہے جو جو قاتل ہیں۔۔۔

جناب اسپیکر: صادق عمرانی صاحب! آپ اور بخت کاکڑ صاحب اور ظہور بلیدی صاحب kindly آپ لوگ جائیں ہمارے دوست جو واک آؤٹ کر کے گئے ہیں ان کو واپس بلائیں جی ہدایت الرحمٰن صاحب

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جی اسپیکر صاحب! میں کہہ رہا تھا کہ یہ جو اتنے لوگوں کو، ہماری بہن کو اغوا کرتے ہیں بہن کے ماموں کو مارتے ہیں جو ان کے لیے بات کرتے ہیں ان کو مار دیتے ہیں پھر ان کے ابو کو مار دیتے ہیں یہ طاقتور گروہ طاقتور طبقہ جناب اسپیکر! کون ہے کیوں نام نہیں لیتے کسی ادارے کے یہ لوگ ہیں چپکے سے یہ لوگ باتیں کر رہے ہیں چھپا رہے ہیں میں محسوس کر رہا ہوں کسی کا نام نہیں لے رہے۔۔۔

جناب اسپیکر: جی ہاں کوئی نام نہیں لے رہا ہے بالکل۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: کوئی نام نہیں لے رہا پولیس ایف آئی آر نہیں کر رہی ہے بندے قتل بھی ہو رہے ہیں اور قاتل گرفتار بھی نہیں ہو رہے ہیں ایس ایس پی کسی کو گرفتار نہیں کر رہا ڈی آئی جی کسی کو گرفتار نہیں کر رہا آئی جی کسی کو گرفتار نہیں کر رہا یہ طاقتور کون ہیں؟

جناب اسپیکر: اور پتہ سب کو ہے؟

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: سب کو پتہ ہے ہمارے ساتھی چھپا بھی رہے ہیں کسی کا نام بھی نہیں لے رہے ہیں ہمیں پتہ ہے کس کے گھر میں ہیں گھر کس کا ہے۔ وہ لوگوں کو مار کر کس کے گھر میں چھپتے ہیں میں نام لیتا ہوں نواب آف جھالاوان اس کا ذمہ دار ہے جس کو نواب ثناءاللہ زہری کہتے ہیں ان قاتلوں کا سرپرست ہے ایس ایس پی پردہ ڈالتا ہے کیوں یہاں ایک بھی نام نہیں لیتا اپنے اقتدار کی خاطر۔ ہمارے بچوں کے اغوا کرنے والے نواب آف جھالاوان کے کارندے ہیں لوگوں کو قتل کر کے نواب آف جھالاوان کی گود میں جا کر بیٹھتے ہیں۔ تمام ساتھی نام کیوں چھپاتے ہیں اور آپ کے پیپلز پارٹی والے بھی بائیکاٹ کرتے ہیں نواب ثناءاللہ تو آپ کی پارٹی پیپلز پارٹی کا صوبائی صدر ہے۔ پیپلز پارٹی والے جواب دیں آپ کے صوبائی صدر کے گھر میں یہ قاتل چھپے ہوئے ہیں اگر نہیں ہیں تو جواب دو کہ یہ اس طرح نہیں ہے۔ اگر یہ اس طرح نہیں ہے تو یہ قاتل کون ہے؟ یہ کیوں آپ لوگ چھپاتے ہیں۔ اس کو غیرت مند صوبہ کہتے ہیں غیرت مند صوبہ یہ ہے ہم نوابوں کی بات کرتے ہیں نواب ہماری عزتوں کے رکھوالے ہوتے تھے۔ سردار ہماری عزتوں کے محافظ ہوتے تھے میری بچی کو تمہارا ایک درندہ اغوا کر کے اس کو اور اس کے ابو کو مار دیں تو تمہارے گھر میں چھپ جاتا ہے نواب ثناءاللہ صاحب آپ نوابی کے حقدار نہیں ہیں آپ کے گھر میں کر قاتل چھپتے ہیں جو ان کے لیے بات کرتا ہے پھر

آپ ان کو قتل کرتے ہیں اور کوئی ساتھی نام لینے کے لیے تیار بھی نہیں ہے۔ مجھے بتائیں ناں ایوان میں بیٹھے یہ پیپلز پارٹی ایوان بتائے میں صاف نام لے رہا ہوں میں نوابوں سے نہیں ڈرتا بلوچستان کے اصل ذمہ دار یہی نواب اور سردار ہیں۔ ہماری قبائلی دشمنی میں یہی ہیں آج یہ نواب ہماری عزت ہماری بچیوں کو اغوا کرنے میں ملوث ہیں۔ اور سیاسی پارٹیوں کے پیچھے چھپ جاتے ہیں۔ اسٹیبلشمنٹ کے سہارے چھپ جاتے ہیں اسٹیبلشمنٹ کی چھتری استعمال کرتے ہیں پارٹیوں کے پیچھے چھپتے ہیں۔ میں اسماء جتک کے ابو کا قاتل نواب ثنا اللہ کو سمجھتا ہوں میں اس کے ماموں کا قاتل نواب ثناء اللہ کو سمجھتا ہوں نواب ثنا اللہ قاتل ہے میری بچی کے والد کا۔ کیوں چھپاتے ہیں میں نام لے رہا ہوں میں بلوچستان کا سیاسی کارکن ہوں میں اس کا نام لے رہا ہوں۔ جرات کر کے میں نام لے رہا ہوں وہ پیپلز پارٹی کا صوبائی صدر ہے صادق صاحب۔ یہ قاتل کون ہے۔ قاتل تو ایس ایس پی ہے آپ کیوں بلا رہے ہیں جناب اسپیکر! بلائیں نہیں ڈی آئی جی اور ایس پی ایس ایس پی کو ملازمت سے برخاست کرو۔ ان کو بلانا کوئی علاج نہیں ہے کیوں بلاتے ہیں اسماء کا ماموا قتل نہیں ہوا اسماء خود اغوا نہیں ہوئی اس کا ابو قتل نہیں ہوا؟ وہ قرآن لے کر کے فریاد کر رہی ہے کہ مجھے انصاف دو اس کو انصاف اس کے ابو کے قتل کی صورت میں مل گیا آپ ان کو بلاتے ہیں ان کو نوکری سے برخاست کر کے جیل میں ڈالو۔ آئی جی کو ایس ایس پی کو۔ اور ڈی آئی جی کو۔۔۔

جناب اسپیکر: بالکل Hundred percent agree with you

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: کوئی علاج نہیں ہے اسپیکر صاحب! اتنے لوگوں کو مارنے کے بعد اُن کو بلاؤ۔ یہ کس کے لئے ہم نے رکھے ہیں۔ صرف قاتلوں کو چھوڑنے کے لئے رکھے ہیں یا زہری میں پیٹرول اور ڈیزل سے بھتے کے لئے ہم نے رکھے ہیں۔ آلو اور ٹماٹر کے بھتے کے لئے رکھے ہیں۔ نواب ثناء اللہ نہیں کسی کا بھی بندہ ہو۔ اگر نواب ثناء اللہ ملزم ہے جا کر نواب ثناء اللہ کو بھی ہتھکڑی لگاؤ جیل میں ڈالو۔ میری بچی غیرت مند ہے میں نواب ثناء اللہ سے کہتا ہوں اپنے توسط سے۔ اسماء جتک ہماری بیٹی نہیں ہے؟ اسماء جتک تمہاری بیٹی نہیں ہے؟ آپ نواب آف جھالاوان ہیں۔ جھالاوان میں اگر ایک بچی کی عزت تار تار کرتا ہو۔ آپ کو نسل کشی کرنی ہے اُس قاتل کو سامنے لانا چاہیے۔ حکومت سے پہلے نواب اور سردار ایسے ہوتے تھے۔ اس لیے آج مَیں نے صاف صاف بات کی ہے۔ اگر مَیں غلط ہوں کوئی اس ایوان سے اُٹھ کر مجھے بتادے کہ مولانا آپ غلط ہیں۔ کوئی حکومتی ممبر اُٹھ کر بتادے کہ مولانا نہیں۔ نواب آف جھالاوان کے اشارے پر ایس ایس پی FIR نہیں کر رہا۔ نواب آف جھالاوان کے کہنے پر ڈی آئی جی گرفتار نہیں کر رہا۔ ظہور نام کا جو قاتل ہے۔ لغڑی ہے قاتل ہے اگر حکمران نہیں کرتے ہیں تو مَیں جتک کے ساتھ ہوں۔ مَیں اپنی بچی کے لئے اسلحہ اُٹھانے کیلئے تیار ہوں ان قاتلوں کے مقابلے میں، میں تیار ہوں۔ اگر یہ حکمران، حکومت، پولیس، اقتدار سب بے بس

ہے۔میری بچی قرآن اُٹھا کر کے اے غیرت مند لوگوں قران اُٹھا کر میری بچی فریاد کر رہی ہے۔قران اُٹھا کر کے دو گھنٹے بعد اُس کے ابو کی لاش اُس کے گھر جاتی ہے۔اسی طرح جب یونس بھائی نے کہا کہ رات کو مجھے فون کیا۔وہ بھی اسی طرح رو رہی تھی۔اُس کا بھائی رو رہا تھا۔اُس کے گھر والے رو رہے تھے۔فون میں آہ و بکا کی سسکیاں تھی اُس کا فون ہم سن نہیں سکتے تھے۔ہم کہتے ہیں کہ ہم ایوان ہیں ہم حکومت چلا رہے ہیں۔ہم کہتے ہیں ہم پالیسی بنا رہے ہیں۔ہم کہتے ہیں کہ یہ بی ایل اے کے لوگ تھے۔حکومت بتا دے۔وزیر داخلہ صاحب بتاؤ۔یہ اسماء جتک کے ابو کو مارنے والا بی ایل اے کے لوگ ہیں۔ٹی ٹی پی کے لوگ ہیں۔بلوچستان کو آزاد کرنے والے لوگ ہیں بتائیں وزیر اعلیٰ بلوچستان۔مَیں تو کہتا ہوں کہ ضیاء لانگو کو استعفیٰ دینا چاہیے۔آئی جی، ڈی آئی جی، ایس ایس پی سب کو۔تحویل مت کریں۔کوئی تحویلیں نہیں چلیں گی۔میری اس بچی کے خاندان کے یہ کوئی انصاف ہے۔رشتے کے لئے جاتے ہیں رشتہ نہیں ہوتا ہے وہ خاندان کہتا ہے کہ میری بیٹی کی منگنی ہوئی ہے تو جا کر اُس کے منگیتر کو مارنے کے بعد کہتے ہیں کہ منگیتر مر گیا بیٹی دے دو۔پھر اُس کے ماموں کو قتل کرتے ہیں، پھر اُس کے ابو کو قتل کرتے ہیں۔اس کے لئے آواز اُٹھانے والے سب کو قتل کر دیتے ہیں۔گرفتار کوئی نہیں ہوتا۔FIR کوئی نہیں ہوتی۔اس لئے مَیں کہتا ہوں FIR پھر خاندان والے جو کرتے ہیں تو یہ جو نواب آف جھالاوان ان تمام قاتلوں کا ذمہ دار ہے اگر حکومت میں ہمت ہے، حکومت کے اندر اگر سیاسی مفادات نہیں ہیں اگر حکومت میں اگر جرات ہے تو نواب ثناء اللہ اور اُس کے پورے کارندوں کو کٹہرے میں لائے۔میری بچی اور اس کے والد اور اُن کے تمام خاندانوں کے مقدمات اُن پر درج کرو۔اور آج ہی چھاپہ مارو نواب ثناء اللہ کے گھر میں جا کے چھاپہ مارو اسماء کے والد کا قاتل اُس گھر میں پڑا ہوا ہے آپ کو نظر آئیگا۔علی مدد جتک نے نہیں بتایا گھر کا۔علی مدد جتک صاحب! آپ نے گھر نہیں بتایا مَیں گھر بتا رہا ہوں۔یونس بھائی نے گھر نہیں بتایا، مَیں گھر بتا رہا ہوں۔ان لوگوں نے تو گھر نہیں بتایا میں تو سو فیصد آپ کو گھر کا بتا رہا ہوں کہ یہ قاتل جا کر کے نواب ثناء اللہ کے گھر میں چھپتے ہیں۔

جناب اسپیکر: علی مدد جتک صاحب! آپ مولوی صاحب کی حمایت کرتے ہیں؟

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: میں تو سو فیصد آپ کو گھر بتا رہا ہوں کہ یہ قاتل جا کر کے نواب ثناء اللہ کے گھر میں چھپتے ہیں۔ابھی ساتھی کہہ رہے ہیں آپ کی خیر ہوگی۔نواب ثناء اللہ مجھے نہیں مارے گا۔مَیں مجاہدین جماعت اسلامی مجاہدین کی پارٹی ہے۔وہ غریبوں کو مارتا ہے۔نواب ثناء اللہ مجھے دھمکی دینے کی ہمت نہیں رکھتا۔وہ نواب ضرور ہے۔آج نوابوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔Establishment کے سارے نواب بنے پھرتے ہیں Establishment کے سارے بندوقوں کے ساتھ پھرتے ہیں۔ہماری بچیوں کو اغوا کرتے ہیں ان کے والد کو مارتے ہیں۔ان کی خود کوئی حیثیت نہیں ہے۔یہ Establishment کے سہارے بلوچستان میں ظلم کرتے ہیں۔نواب ثناء اللہ یا اس کے کسی

کارندے کو دھمکی دینے کی جرات نہیں ہے کہ ہم جیسے سیاسی کارکنوں کو دھمکی دیں۔اس لئے مَیں حکومت سے پھر کہہ رہا ہوں ہم دکھی ہیں اسپیکر صاحب !ہمیں کوئی تقریر کرنے کا شوق نہیں۔کوئی تقریر نہ کریں حکومت والے کہ ہمیں ماریں گے۔وہ بھائی BLA کا۔ضیاء لانگو BLA کا نہیں ہے؟TTP کا نہیں ہے؟کسی کا نہیں ہے؟وہی خضدار میں گھومتا ہے۔خضدار کے زہری کے بازار میں گھومتا ہے۔اس گھر میں۔خضدار میں پولیس کو پتہ ہے،سب کو ایجنسیوں کو پتہ ہے کہ یہ قاتل کس گھر میں ہے۔آپ جا کے چھاپہ ماریں قاتلوں کو پکڑیں۔میری بچیوں کو میرے لوگوں کو انصاف دو۔ یہ نوابوں کو اجازت ہے کہ میری بچیوں کو اغوا کریں۔نوابوں کو اجازت ہے کہ ہماری غیرت کو تار تار کریں۔نوابوں کو اجازت ہے کہ میری بچی کو اُٹھائیں۔مَیں نواب سے پوچھتا ہوں۔تمہاری بیٹی کی طرف کوئی میلی آنکھ سے دیکھے تم کیا کرتے ہو۔تمہاری غیرت پر تم غیرت مند بنتے ہو اپنے لیے۔جو میری اسماء کے لئے تم کیوں غیرت مند نہیں ہو۔میری اسماء کے خاندان کے لئے تم کیوں غیرت مند نہیں ہو۔نواب آف جھالاوان خود تو بڑے بنے پھرتے ہیں کہ مَیں نواب آف جھالاوان ہوں۔تم نوب آف جھالاوان اب قاتلوں کی سرپرستی کرتے ہو۔ان لوگوں کی سرپرستی کرتے ہو۔یہ ہمارا بھی درد ہے۔جناب اسپیکر!ہم یہ بار بار کیوں کہتے ہیں کہ یہ ایسی دردناک بات ہے۔اتنا دردناک قصہ ہے اسماء جتک کی بہن کا۔کہ ہم سب شرمندہ ہیں اس بہن سے۔ہم سب شرمندہ ہیں اپنے اس بہن سے۔ایسا شرمندہ ہیں کہ ہم کیا کریں اس بہن کو،ہم بات نہیں کر سکتے ہیں اس بہن کے ساتھ۔اس ایوان میں حکومت والے سب۔ہم شرمندہ ہیں اپنی بہن سے۔ہم شرمندہ ہیں کہ آپ کے قاتل زندہ ہے۔۔(ڈیسک بجائے گئے)

جناب اسپیکر: جتک صاحب!آپ مولانا صاحب نے جو nominate کی ہے یہی لوگ ہیں nomination ہے FIR میں؟

جناب علی مدد جتک (صوبائی وزیر): بالکل یہی جس کا نام لیا ظہور۔بالکل پہلے بھی اُس پر تین ایف آئی آر کاٹی گئیں۔ابھی بھی یہی بندہ ہے۔اسماء خود قرآن اُٹھا کے نام لے رہی ہے۔اُس کے باپ نے پہلے دستخط کر کے اس کا نام لیا تھا۔

جناب اسپیکر: آپ سے گزارش ہے اگر پانچ منٹ کے لئے سیشن کے بعد چیمبر میں ایک دفعہ آئیں چائے پی لیتے ہیں اور تھوڑی سی کل کی میٹنگ کے حوالے سے ایک صلح مشورہ بھی کر لیتے ہیں۔اب اسمبلی کا اجلاس بروز جمعہ۔ sorry ہوم منسٹر صاحب Minister for interior

میر ضیاء اللہ لانگو (وزیر محکمہ داخلہ و قبائلی امور): اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔شکریہ جناب اسپیکر!جس طرح اس افسوسناک اور دل ہلا دینے والے واقعے کا ذکر۔تمام دوستوں نے افسوس کا اظہار کیا۔آج

مَیں سمجھتا ہوں یہ ایوان نہیں پورا بلوچستان اس غم میں شریک ہیں۔اور اس خاندان کے ساتھ جو ظلم اور ستم ہوا ہے۔اُن کے غم میں بھی شریک ہیں۔اور ہم اُن کے ساتھ ہیں۔جس طرح حاجی علی مدد جتک صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔اپوزیشن لیڈر صاحب نے اپنے خیالات کیا۔مولانا صاحب نے اسی طرح رات کو وزیر اعلیٰ بلوچستان بھی اسی خاندان کے ساتھ پوری رات رابطے میں رہے۔اور جس طرح اُنہوں نے جن جگہوں پر ان ملزمان کی معلومات بھی کیں کہ یہ ملزمان یہاں موجود ہیں۔کل رات کو اُن کی فیملیز کو بھی پتہ ہے۔اور اُن کے خاندان کو بھی پتہ ہے کہ پوری سرکاری مشینری جہاں جہاں اُنہوں نے نشاندہی کی تھی وہاں چھاپے بھی ماریں گئے اور actions بھی لئے گئے ہیں۔دوسری بات جناب اسپیکر! یہ کہ ہم سب اس ایوان میں بلوچستان کے لوگوں کی عزت،ننگ و ناموس کی خاطر بیٹھے ہیں اور اُن کے حقوق کی خاطر بیٹھے ہیں۔اور ہم ان کرسیوں پر اُس شرط پر کبھی بھی نہیں بیٹھ سکتے کہ جب ہماری ماؤں، ہماری بہنوں کی عزت محفوظ نہ ہو۔جس طرح اس ایوان کے لوگوں کے جذبات ہیں وہی جذبات مجھ سمیت تمام حکومتی لوگوں کے ہیں ۔جناب اسپیکر!مَیں بحیثیت وزیر داخلہ بلوچستان پولیس کو اس ہاؤس کے توسط سے بلوچستان حکومت کی طرف سے حکم دیتا ہوں کہ دو دن کے اندر بلوچستان کے عوام کو بلوچستان کے لوگوں کو یہ جو دردناک واقعہ پیش آیا ہے اس کے بارے میں جلد از جلد رپورٹ اور اس پر کارروائی ہمیں دیکھنے میں نظر انی چاہیے۔دوسری بات جو اس پورے کیس کے ٹریک ریکارڈ کے حوالے سے بات کی گئی ہے کہ اس میں اتنے لوگ مارے گئے اور اتنی FIR پر عمل نہیں ہوا ہے یا FIR نہیں کاٹی گئی ہے۔مَیں بھی اس ایوان میں اعلان کرتا ہوں کل ایک کمیٹی ہوم ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے بنے گی کہ ان ایف آئی آرز میں اور ان کارروائیوں میں کس نے غفلت کی اور کون اس کا ذمہ دار ہے جو بھی اس ظلم و ستم کا۔۔۔

جناب اسپیکر: منسٹر صاحب! وہ کہہ رہے ہیں کہ تین ایف آئی آرز اس پہلے بھی اسی نام پر کٹوائیں۔لیکن گرفتاری نہیں ہو رہی ہے۔

وزیر محکمہ داخلہ و قبائلی امور: سر!مَیں یہی کہہ رہا ہوں۔کل رات سے جہاں جہاں نشاندہی کی ہے وہاں چھاپے لگے ہیں جتنا بھی کوئی طاقتور ہو۔ورثا جس کے خلاف ایف آر کریں گے اور جہاں بھی ورثا نشاندہی کریں گے کہ قاتل یہاں چھپا ہوا ہے یا ادارے اپنے اُس کے تحت اُس کی معلومات حاصل کریں گے۔چاہے جتنا بھی طاقتور ہو بالکل حکومت اُس سے نہیں کترائے گی اور مَیں آپ کو اس ایوان میں یقین دلاتا ہوں کہ ہم اس کے خلاف ضرور کارروائی کریں گے۔

جناب اسپیکر: thank you۔جی مولوی صاحب۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: مَیں ایک تجویز دینا چاہتا ہوں اس ایوان کو۔مَیں تو اس بیٹی سے بہت شرمندہ ہوں رات فون کیا۔مَیں بھی جذباتی آدمی ہوں۔لیکن اُن کا سنا تو مَیں پتہ نہیں کیا کروں۔میری تجویز ہے کہ پورا ایوان مشترکہ ایک

فیصلہ کریں اگر یہ قاتل گرفتار نہیں ہوئے۔ یا قاتلوں کو فوری گرفتار کریں یا آئی جی، ڈی آئی جی، ایس ایس پی کو برخاست کریں نہیں تو پورا ایوان اسمبلی چھوڑ کر استعفیٰ دے دے۔ پہلے مَیں تیار ہوں، پورا ایوان۔ اسماء جتک ہماری غیرت مند بہن ہے۔ اگر ہم تمام ایوان اس غیرت مند بہن کے ساتھ ہیں تو اس اسمبلی کو اس ممبری کو ٹھوکر مارو۔ اگر قاتل گرفتار نہیں ہوتے۔ یا قاتل کو گرفتار کرو یا آئی جی، ڈی آئی جی یا ایس ایس پی کو ملازمت سے برخاست کرو۔ اگر یہ گرفتار نہیں ہوتے تو یہ نوکری یہ ڈرامہ بازی بند کی جائے۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر! قاتل کبھی گرفتار نہیں ہونگے یہ پورا ایوان لیں۔ 65 اراکین کے جناب اسپیکر صاحب! آج کی یہ تاریخ نوٹ کرلیں۔ قاتل گرفتار نہیں ہوگا، نہیں ہوگا، نہیں ہوگا۔ اور گورنمنٹ اُس کو گرفتار نہیں کریگی۔ یہاں مفت کا بیٹھنا اور بات کرنا اور بات پھیلانا یہ نہیں ہوگا۔ جناب اسپیکر صاحب یہ دھوکہ بازی یہ خدانخواستہ ہمیں بلوچستان کے عوام کے ساتھ ناانصافی یہ بالکل ناجائز ہے ہم اس کی پُرزور مذمت کرتے ہیں جناب اسپیکر صاحب! اس کے ساتھ جو ظلم ہوا ہے جیسے مولوی صاحب ہمارے تمام اراکین نے بات کی۔ جناب اسپیکر صاحب! قاتل کہاں ہے آپ قاتل کو پکڑیں مَیں کیوں نشاندہی کروں۔ اسماء جتک نے ویڈیو میں پیغام دیا ہے کہ قاتل اُدھر ہے جا کے پکڑو۔ نہیں پکڑ رہے ہیں ڈی آئی جی، ایس پی وہاں کے سب نالائق ہیں۔ نہ ڈی آئی جی نہ ایس پی کوئی suspend نہیں ہوں گے اسپیکر صاحب!۔ کچھ بھی نہیں ہوگا۔

جناب اسپیکر: زابد ریکی صاحب! میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں کہ مَیں نے جو رولنگ دی تھی کہ اُن کو بلایا جائے اُن کو نہیں بلاتے ہیں اُن کو Monday تک ہم یہ وارننگ دے رہے ہیں اُن کو یہ رولنگ دے رہے ہیں کہ Monday تک ان ایف آئی آرز پر عمل درآمد کر کے یہاں رپورٹ پیش کی جائے۔ آئی جی صاحب کو، ڈی آئی جی صاحب کو ایس پی صاحب کو گرفتاریاں ہونی چاہئیں اور اُس پر عمل درآمد کر کے اسمبلی کے ممبرز کے سامنے رپورٹ رکھی جائے۔ اس لئے اس کو بلانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ جسطرح زابد علی ریکی نے کہا کہ بلائیں گے سارے کریں گے گرفتاریاں نہیں ہونگی اُس پر عمل درآمد نہیں ہوگا۔ وہ قانونی پیچیدگیاں ہمارے سامنے رکھیں گے۔ لہذا اُن کو ہم رولنگ دے رہے ہیں Monday تک FIRs واقعہ کے proper طریقے کے ساتھ اس پر عمل درآمد کر کے اسمبلی میں رپورٹ پیش کی جائے۔ جی جتک صاحب۔ جی میر گیلو صاحب۔

جناب اسپیکر: اسمبلی میں رپورٹ پیش کی جائے جی جتک صاحب۔ جی عاصم کرد صاحب۔

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر محکمہ مال) مہربانی اسپیکر صاحب اسماء جتک کا ہمیں بھی افسوس ہے اُس کے ساتھ جو ہوا ہے اُس کا ہمیں احساس ہے مگر ایک سال پہلے سے جو ایف آئی آر درج ہوئی ہیں مولانا صاحب کی خدمت میں کہنا چاہتا

ہوں آپ دیکھ لیں اسماء جتک نے کس کے نام پر FIR کاٹی ہے ایک سال سے اس کو گرفتار نہیں کیا جارہا ہے انکے رشتہ داروں کے قاتلوں کو کیوں گرفتار نہیں کیا جارہا ہے۔ باقی جو مولانا صاحب فرمارہے تھے۔ علی مدد فرمارہے تھے کہ سردار ثناء اللہ ایک ماہ سے سعودی عرب میں ہے اُس کا بیٹا بھی اُسکے ساتھ تھا۔ ابھی یہ جو FIR میں nominate ہیں ملزم۔ آپ لوگ اُس کا نام بھی لیں اس بھرے ایوان میں۔ ایک معزز نواب کا آپ لوگ نام لیتے ہیں کہ یہ اس میں ملوث ہے یہ کام کیا ہوا ہے۔ جو میرا پی ایس تھا شہید اصغر۔ اُس کو شہید کیا گیا وہ ادھر آ کر ملاقات کرتا ہے کورٹ سے اُسکے وارنٹ ہیں سارے ہیں۔ ☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆ (بحکم جناب اسپیکر غیر پارلیمانی الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے)۔

(اذانِ عصر)

جناب اسپیکر: Thank you very much اب اسمبلی کا اجلاس بروز جمعہ مورخہ 28 اگست 2026ء بوقت سہ پہر تین بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 5 بجکر 40 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆